قیامت نامہ

برائے قوم

ملک دین محمد اینڈ سنز پبلشرز تاجران کتب

کشمیری بازار وبل روڈ لاہور۔

قیمت ۳۷ پیسے

پرنٹر پریس شیراز نوری

۷۸۶

ماشاءَ اللہ لا قوۃ الا باللہ

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب لاجواب المسمٰی بہ

قیامت نامہ

مع

بہشت نامہ

برائے فرم

ملک دین محمد اینڈ سنز پبلشرز و بک سیلرز پروپرائٹر
دین محمدی الیکٹرک پریس کشمیری بازار بل روڈ لاہور
"پاکستان"
ملک محمد عارف پرنٹر نے اپنے دین محمدی پریس لاہور
میں چھاپکر کشمیری بازار سے شائع کیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۝
امابعد ایکدن اس فقیر خاکسار فیاض الحق سے ایکدوست دیندار باصدق وصفا محمد رضا
نے کہا اگر اس رسالے میں اُس حدیث کا کہ جس میں کچھ حال دوزخ کا اور حضرتؐ کی شفاعت کا ہے ترجمہ
زبان ہندی میں بعبارت سلیس ہو جاوے تو خوب بات ہو کہ سب مسلمان حرف شناس بھی قرار
واقعی سمجھ لیویں اور عذاب آلہی سے ڈر کر توبہ کریں بموجب فرمانے اُن کے اس فقیر نے سنہ
ایک ہزار دو سو چھپن ۱۲۵۶ ہجری میں زبان ہندی ترجمہ کیا اور امیدوار ہوں کہ جو مسلمان اسکو پڑھے
للہ واسطے اس گنہگار کے دعائے مغفرت مانگے حدیث شریف میں روایت ہے کہ
ایکدن جبرئیل علیہ السلام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے کہ منہ جبرئیلؑ کا زرد تھا
حضرت نے پوچھا کہ اے بھائی میرے ہمیشہ تم خوشی خوشی میرے پاس آتے تھے آج کیا باعث ہے
کہ تمہارا چہرہ زرد ہے جبرئیلؑ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں کیا کہوں کہ دوزخ کو آج دیکھ
آیا ہوں ڈر کے مارے میرا رنگ زرد ہے حضرت نے فرمایا کہ اسکا حال بیان کرو احوال دوزخ
جبرئیلؑ نے کہا کہ جب اللہ تعالےٰ نے دوزخ کو پیدا کیا تو فرشتوں نے ہزار برس تک دہونکا تو
اُسکا رنگ سفید ہوا پھر ہزار برس اس کو دھونکا تو اُس کا رنگ سرخ ہوا

پھر ہزار برس دھونکا تو وہ سیاہ ہوگئی اب اسمیں سوائے سیاہی اور تاریکی کے ذرہ روشنی نہیں
روایت ہے حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ دوزخ میں سانپ اور بچھو اونٹ کی گردن
کے برابر ہیں جس وقت اُن کو دوزخی دیکھیں گے قصد بھاگنے کا کریں گے اُس دن مالکؑ کہے گا
کہ اب کہاں جگہ بھاگنے کی ہے لکھا ہے کہ اگر اُن میں سے ایکبار کسی کو کاٹے تو چالیس برس تک
زہر باقی رہے اور دنیا کی آگ دوزخ کی آگ سے پناہ مانگتی ہے حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالےٰ
نے جبرائیلؑ کو مالکؑ دوزخ کیطرف بھیجا کہ ایک ٹکڑا آگ کا دوزخ سے لیکر آدم کے پاس لیجاوٗ
کہ اُس آگ سے کچھ وہ پکاوے حضرت جبرئیلؑ نے بموجب حکم الٰہی مالکؑ دوزخ کے پاس جاکر
کہا کہ مالکؑ ذرہ سی آگ مجھ کو دے کہ میں آدم کے پاس لیجاؤں مالک نے کہا کہ اگر مقدار ایک
چیونٹی کے آگ تمکو دوں تو ساتوں آسمان جل جاویں اور جو مانند آدہی چیونٹی کے دوں تو مارے
سوزش کی آسمان سے مینھ نہ برسے اور زمین پر سبزہ نہ جمے پھر جبرئیلؑ نے حق سبحانہ تعالیٰ سے عرض
کیا کہ الٰہی کمقدار خذ نارا یعنے کتنی آگ لوں حکم ہوا کہ ایک ذرہ بھر لیس حضرت جبرائیلؑ
نے مالک سے ذرہ برابر آگ لی اور اس کو ستر دریاؤں سے دہوکر حضرت آدم علیہ السّلام
کے پاس لائے جبرائیل نے اُسکو پہاڑ پر رکھا وہ پہاڑ جل کر مثل خاک کے ہوگیا اور وہ آگ
دوزخ میں چلی گئی لیکن اُسکا دہواں پتھر اور لوہے میں ابتک باقی ہے حضرت نے فرمایا کہ ہلکے
سے ہلکا عذاب دوزخ کا یہ ہے کہ نعلین آگ کی پاؤں میں پہنائی جائیں گی اس وقت اس
کی گرمی سے دماغ اُونٹے لگے گا اور بدن سے شعلے آگ کے نکلینگے حضرت عاصم
رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ جہنم میں جہنمی مالکؑ کو پکاریں گے چالیس برس تک
مالکؑ انکو جواب نہ دیگا بعدہٗ یہ کہے گا اے دوزخیو تم کو دوزخ میں ہمیشگی ہے پھر دوزخی اپنے
پروردگار سے کہینگے اے رب نکال ہمکو دوزخ سے اگر ہم گناہ پھر کریں تو ہم البتہ ظالمونسی ہونگے

پس اللہ تعالیٰ ایک مدت تک انکو جواب نہ دیگا پھر حق تعالیٰ کیطرف سے جواب آویگا کہ تم ہم سے
کلام نہ کروگے پھر انکو بولنے کی طاقت نہوگی مگر زفیر اور شہیق یعنی اگر دوزخ میں بولینگے تو گدھے
اور خچر کی سی آواز ہوگی مالک رضی اللہ عنہ سے **روایت** ہے کہ اگر کپڑا دوزخی کا درمیان
آسمان اور زمین کے لٹکادیں تو حرارت کے سبب سے سب آسمان اور زمین کے رہنے
والے مرجائیں۔ اور اگر ظاہر ہو آگ دوزخ کی مانند سوئی کے ناکے کے تو ساری دُنیا جَل
جاوے اور اگر اتنی آگ پہاڑوں پر رکھیں تو سارے پہاڑ خاکستر ہوویں جبرئیل علیہ السلام نے
حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلّم سے کہا کہ جل جاویں پس اسکی حرارت نہایت سخت
ہے اور گہرائی اس کی بہت دور ہے اور ایندھن اسکا آدمی اور پہاڑ ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ
نے فرمایا ہے فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ یعنی ڈرو اس آگ
سے کہ جس میں ایندھن آدمیوں اور پتھرون کا ہے اور اُسکا پانی حمیم یعنی گھولتا پانی
اور خوراک زقوم یعنی سینہڑا اور دوزخ میں آگ کے بچھو ہیں پھر جبرئیلؑ نے کہا دوزخ کے
سات طبقے ہیں ہر ایک طبقہ جزء مقسوم یعنی ہر ایک گنہگار کے واسطے طبقہ دوزخ کا قسمت
کیا گیا ہے اور ہر ایک سے دوسرا طبقہ ملا ہوا ہے ایک سے دوسرے میں دونا عذاب اور گرمی ہے
پھر حضرت نے جبرائیلؑ سے فرمایا کہ مجھ کو دوزخ کے رہنے والوں سے خبر دے کہ اُن طبقوں میں
کون کون لوگ رہینگے جبرائیل نے کہا کہ پہلے طبقے میں سب سے نیچے ہے اور اُن چھٹوں
طبقوں سے اس میں زیادہ گرمی ہے اسکے اندر منافق لوگ پڑینگے اور علامت منافقوں کی
یہ ہے کہ جھوٹ بہت بولتے ہیں اور امانت میں خیانت کرتے ہیں اور نماز پڑھنے میں سستی اور
کاہلی کرتے ہیں اور آگے کچھ اور پیچھے کچھ کہتے ہیں اور اولاد فرعون کی اور وہ لوگ کہ اصحاب مائدہ سے
مرد کو مغرب میں عذاب کریں تو مشرق والے سارے جل جاویں پس اسکی حرارت نہایت تیز ہے جو

کافر ہوئے ہیں یہ سب لوگ نیچے کے طبقے میں پڑینگے نام اسکا ہاویہ ہے اور دوسرے طبقے میں
ابلیس اور جو لوگ اسکے تابع ہیں اور مجوسی رہینگے اور نام اسکا لظیٰ ہے اور جو کہ تیسرا طبقہ ہے
اسمیں یہودی رہینگے نام اسکا حطمہ ہے اور چوتھا طبقہ جو ہے اسمیں نصاریٰ رہینگے نام اسکا سعیر ہے
اور پانچویں طبقے میں صابئین رہینگے نام اسکا سقر ہے اور چھٹے طبقے میں مشرک رہیں گے
نام اسکا جحیم ہے اور ساتویں طبقے میں کہ نام اسکا جہنم ہے وہ سب طبقوں سے اوپر ہے مگر اسمیں
کم عذاب ہے لیکن اسمیں بھی ستر ہزار ندیاں ایسے جوش وخروش سے بہتی ہیں کہ اگر ذرہ سا بھی شور
اسکا روئے زمین پر پہونچے کوئی جیتا نہ بچے حضرت نے فرمایا بھلا ساتویں طبقے میں کون لوگ
رہینگے پس چپ ہو رہے حضرت جبرئیلؑ اور کچھ جواب نہ دیا پھر آپ نے فرمایا اے جبرئیلؑ تو کیوں
چپ ہو رہا مجھکو ساتویں طبقے کے رہنے والے کی خبر دے یعنی کسکی امت اسمیں پڑے گی جبرئیلؑ نے کہا
کیا آپ مجھ سے پوچھتے ہیں فرمایا کہ ہاں تب جبرئیلؑ نے بیان کرنا شروع کیا کہ آپ کی امت میں سے
جو کبیرہ گناہ کرتے ہیں اور بدوں توبہ کئے مرجاتے ہیں وہ لوگ ساتویں طبقے میں پڑیں گے یہ حال
سنکر حضرت کو بیہوش ہوکر گر پڑے اور جبرئیلؑ نے سر مبارک آپکا گود میں رکھا۔ یہانتک کہ
حضرت کو ہوش آیا پھر فرمایا کہ اے جبرئیلؑ مجھ پر بڑی مصیبت پڑی اور میرے دل میں بڑا خوف ہوا
کہ میری امت بھی جہنم میں داخل ہوگی جبرئیل نے کہا کہ ہاں جو گناہ کبیرہ کرکے مرگئے ہیں وہ بیشک
دوزخ میں پڑینگے پھر روے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جبرئیل بھی رونے میں شامل ہوگے
حضرت نے پوچھا اے جبرئیل تم کسواسطے روتے ہو تم تو گناہ سے پاک ہو کہا یا محمد صلی اللہ علیک وسلم
البتہ روتا ہوں ایسا نہ ہو کہ میں مبتلا کیا جاؤں اس چیز میں کہ جسمیں ہاروت اور ماروت مبتلا ہوئے
پس وحی بھیجی اللہ تعالیٰ نے دونوں کی طرف اور کہا اے جبرئیلؑ اور محمد صلی اللہ وسلم میں نے تم دونوں کو
دوزخ سے آزاد کیا ہے لیکن تم ہمارے عذاب دوزخ سے ڈرتے رہو اور رونا نہ چھوڑو اور دوسری

روایت میں لکھا ہے کہ جب حضرتؐ نے یہ حال دوزخ کا اور امت کو دوزخ میں پڑنیکا سنا تو بدحواس
ہوکر اُٹھے اور چادر مبارک اوڑھ کر اپنے حجرے میں رونے چلے گئے حدیث میں روایت ہے کہ جس وقت
دوزخ کو قیامت کے میدان میں لاینگے اسکی ستر ہزار باگیں ہوں گی ہر ایک باگ کو ستر ستر ہزار
فرشتے گھسیٹیں گے اس میں چنگاریاں محل کے برابر اُڑتی ہونگی چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے انہا
ترمی بشرر کالقصر ۝ کانہ جمالۃ صفر ۝ یعنے مقرر وہ چنگاریاں اتنی بڑی ہونگی جیسے بڑے
محل گویا کہ وہ چنگاریاں زرد اونٹوں کے برابر ہونگی حدیث میں لکھا ہے کہ جسوقت دشمن اللہ کے
دوزخ کیطرف گھسیٹے جاوینگے ان کے منہ سیاہ ہو گئے اور آنکھیں کرنجی اور ان کو منھ اور آنکھوں پر
مُہر کیجاویگی پس جسوقت یہ دشمن اللہ تعالیٰ کے کنارے جہنم کے پہونچیں گے تو جہنم کے شعلے ان لوگوں
کے واسطے استقبال کریں گے اور طوق زنجیر آگ کی ساتھ ساتھ لائیں گے یہ معاملہ دیکھتے ہی
ہر کافر بہاگے گا تو اللہ تعالیٰ دوزخ کو حکم کرے گا کہ خذوہ فغلوہ ۝ ثم الجحیم صلوہ ۝
ثم فی سلسلۃ ذرعھا سبعون ذراعا فاسلکوہ ۝ انہ کان لا یؤمن باللہ العظیم ۝ ولا
یحض علی طعام المسکین ۝ فلیس لہ الیوم ھھنا حمیم ۝ یعنے پکڑو کافر کو پھر عذاب میں کھینچو پھر اسکو
آگ میں دھکیلو پھر اسکو آگ کی زنجیر میں کہ ستر گز کی ہے باندھو کہ یہ اللہ تعالےٰ پر ایمان
نہ لایا تھا اور محتاج لوگوں کے کھانا کھلانے کی رغبت نہ دلاتا تھا آج کے دن اس کا
کوئی دوست نہیں ہے۔ بعد اسکے فرشتے دوزخ کے ان لوگوں کے منھ میں زنجیریں ڈالکر دبر سے
نکالیں گے پھر زنجیروں کیساتھ داہنے ہاتھ انکے گردنوں سے باندھے جاوینگے اور ہر ایک کے
شیطان لگا ہوگا اور گرزوں سے اور موگریوں سے مارتے ہوئے دوزخ میں لیجاویں گے حضرت
بی بی فاطمہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا آپ کی امت کو بھی اسی طرح دوزخ میں لیجاوینگے
فرمایا کہ ہاں اسیطرح گھسیٹ کر لیجاوینگے مگر میری امت کے کالے منھ اور کرنجی آنکھیں نہ ہوں گی

اوران کے منہ پر مہر ہو گی اور زنجیر اور طوق گردن میں پڑا ہو گا باقی اور سب عذاب ہو گا پھر حضرت فاطمہ رض نے عرض کیا یا رسول اللہ بھلا کسطرح آپکی کی اُمت کو دوزخ کیطرف گھسیٹیں گے فرمایا کہ تین گروہ میری اُمت میں دوزخ کے واسطے علیحدہ کیے جاوینگے۔ ایک شیخ فاسق بڈھا ہو گیا ہے مگر اب تک حرام کاری سے نہ رکا اور دوسرا جوان کہ اسکو طاقت تھی اور ظلم کرنے سے باز نہ رہا۔ اور تیسرا گروہ عورتوں کا کہ سوائے شوہر کے اوروں سے التفات کرتی تھیں اور ان کے واسطے بناؤ سنگار کرتی تھیں لیکن بڈھے فاسق کی ریش پکڑ کر دوزخ میں گھسیٹیں گے تب وہ کہے گا افسوس ہے کہ میرے بڑھاپے پر کہ میں دنیا میں بڈھا ہو گیا تھا لیکن مجھ سے حرامکاری نہ گئی تھی اور خرابی ہے میری واسطے کہ حق حلال بی بی چھوڑ کر حرام کرتا تھا۔ اور جوان ظالم کو پانوں پکڑ کے دوزخ میں ڈالیں گے تو وہ کہے گا کہ وائے اوپر میری جوانی کے اب میری جوانی اور خوبصورتی کہاں گئی افسوس ہے میں نے ناحق دنیا میں ظلم کیا تھا اب دوزخ میں کوئی بچانیوالا نہیں اور بہت عورتیں آگ کیطرف گھسیٹی جاوینگی اور فرشتے اُن کے سر کی چوٹی پکڑ کے دوزخ میں ڈالینگے اور وہ عورتیں دوزخمیں! فریاد کرینگی کہ وَافضیحتَاہُ یعنے افسوس ہے کیا فضیحتی ہماری یہاں ہورہی ہے۔ افسوس ہے ہماری ہتک حرمت ہوئی اور افسوس ہے کہ ہم بے ستر ہوئے ہم نے ناحق بناؤ سنگار خاوند کو چھوڑ کے غیروں کیواسطے کیا تھا۔ چنانچہ لکھا ہے کہ مسلمان عورتوں کو چاہیے کہ جب سُنیں کہ ھمارا شوہر سفر سے آتا ہے تو پہلے سے اُسکے واسطے بناؤ سنگار کریں اور جو پوشاک اچھی بہتر ہو شوہر کے خوش کرنیکے واسطے پہنیں اور میسّر ہو تو خوشبو بھی لگادیں کسواسطے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے کہتا ہے کہاے فرشتو دیکھو کہ یہ مسلمان عورت شوہر کے خوش کرنے کے واسطے بناؤ سنگار کرتی ہے اور کسی کے واسطے بناؤ سنگار نہیں کرتی تم شاہد رہو کہ ہم اُس سے خوشس اور رضامند ہوئے۔ اور جو عورت اور کسی کے واسطے بناؤ سنگار کرتی ہے اُس کو بڑا عذاب کروں گا!

اللہ تعالیٰ پناہ میں رکھے، غرضکہ جب گنہگار امت محمدی دوزخ کے کنارے کھڑی ہونگے تو مالک داروغہ دوزخ
یعنی داروغہ دروازہ کھول کر باہر کھڑا ہو کے اُن گنہگاروں کی طرف دیکھے گا پھر فرشتوں سے کہیگا کہ ان
گنہگاروں کو جو عذاب کرتے ہوئے پکڑ لائے ہو کون لوگ ہیں میرے پاس ایسے لوگ نہیں داخل ہوئے
مجھکو تعجب ہے کہ ان لوگوں کے منہ کالے نہیں اور طوق اور زنجیر میں بندھے نہیں اور ان کی کرنجی آنکھیں بھی
نہیں ہیں۔ تب عذاب کے ملائکہ مالک سے کہینگے کہ ہم کو تو معلوم نہیں ہے ہم تو اسی طرح مامور ہیں واللہ
اعلم کہ یہ کون قوم ہیں پھر مالک کہے گا کہ اے گروہ اشقیا تم کون لوگ ہو کہ تمہارے کالے منہ اور کرنجی
آنکھیں نہیں ہیں تو وہ گنہگار مالک سے رو کر کہینگے اے مالک ہم محمد کی اُمت میں سے ہیں
ہم گناہ کبیرہ کر کے بن توبہ کیئے مر گئے تھے اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ جس وقت محمد کی
اُمت کو ملائکہ دوزخ میں ڈالینگے تو حضرت کے نام کو بھی وہ بھول جاوینگے۔ پھر مالک اُن سے
پوچھے گا کہ تم کون لوگ ہو تم سے کیا قصور ہوا تھا وہ کہینگے کہ اے مالک ہم وہ لوگ ہیں کہ ہم پر قرآن
نازل ہوا تھا ہم وہ لوگ ہیں کہ رمضان کا روزہ رکھتے تھے تب مالک کہیگا کہ سوائے محمد کے قرآن
پر نازل نہ ہوا تھا۔ پس جس وقت محمد کا نام سنیں گے تو پکاریں گے اے مالک ہم اُسی کی اُمت
میں ہیں مالک کہیگا اے گنہگارو کیا تمکو قرآن نے خبر نہ دی تھی کہ جو طاعت خدا اور رسول کی نہ کریگا
سو وہ دوزخ میں جاوےگا اور کیا کوئی عالم تمہارے پاس سمجھانے نہ آیا تھا۔ تب کہینگے کہ سمجھانے
والے ہمارے پاس آئے تھے ولیکن ہم اُن کا کہنا خیال میں نہ لائے پھر کہیں گے لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ
نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ اگر اُسکو ہم سنتے یا عقل رکھتے تو کاہے کو ہم دوزخ میں ہوتے
روایت ہے کہ جب دوزخ کے کنارے دوزخی کھڑے ہونگے اور دوزخ کی طرف دیکھینگے کہ
ہزاروں کوس تک آگ پھیلی ہے اور بڑے بڑے ستونوں کے مکان ہیں تب مالک سے اُمت محمد
کے لوگ کہینگے کہ ہمکو اذن دو کہ ہم اپنے گناہوں پر گریہ وزاری کریں تب مالک

رونے کا حکم دیگا پھر وہ اتنا رونینگے کہ آنکھوں میں آنسوں تک باقی نہ رہیگا پھر مالک کہے گا خوب
ہوتا اگر تم دنیا میں خدا کے خوف سے روتے تو تمکو آگ کے شعلے نہ پکڑتا اور جو شخص دنیا میں اللہ کے
خوف سے روئے تو حرام کرتا ہے اللہ تعالیٰ جسم اسکا آتش دوزخ پر اور جو کوئی اتنا رووے کہ تر
ہووے آنسوؤں سے ایک بال بھی اسکے بدن کا تو اللہ تعالیٰ بخشے اور دوزخ سے خلاصی پاوے
لیکن اے گنہگار و یہاں رونا تمہارا کچھ فائدہ نکرے گا منصور بن عمار رضی اللہ عنہ سے
روایت ہی کہ مالک دوزخ کا جو داروغہ ہی اسکے اتنے ہاتھ پاؤں ہیں کہ جتنے دوزخ میں دوزخی ہیں
اور وہ ہر ہاتھ اور پاؤں سے دوزخیوں کو دوزخ میں اٹھائی بٹھائیگا ہر ایک انگلی سے طوق
اور زنجیر پہنائے گا جسوقت مالک دوزخ کیطرف ڈراؤنی صورت سے دیکھتا ہی تو آگ
مارے دہشت مالک کی آپس میں ایک دوسری کو نگل جاتی ہے اور دوزخ میں انیس موکل ہیں وہ
بڑے بڑے عذاب کرنیوالے ہیں اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کے بھی انیس حرف ہیں پس
جو شخص صدق دل سے اور ساتھ قلب خالص کے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھے گا۔ تو اللہ
تعالیٰ ان انیس موکلوں سے بچائیگا۔ لکھا ہے کہ مالک دس ہزار کافر کو ایک انگلی سے عذاب دیگا
اور اس کی آنکھوں سے اور منہ سے شعلے آگ کے نکلتے ہیں۔ اور اسکا جسم اسقدر چوڑا ہے کہ ایک
مونڈھے سے دوسرے مونڈھے تک تنو برس کا فاصلہ ہے اور اسکے دل میں اللہ تعالےٰ نے
رحم نہیں پیدا کیا کہ بندوں پر عذاب سے رحمت کری اور اسکے دل میں ذرہ ترس نہیں ہے
پھر مالک ان موکلوں سے کہے گا کہ اس گروہ شقی کو اللہ نے بھیجا ہے دوزخ میں ڈال دو
روایت ہے کہ جسوقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت دوزخ میں پڑیگی تو ہر ایک لا الٰہ الا
اللہ کہے گا یہ کلمہ سنتے ہی آگ دوزخ کی سرک جاویگی پھر مالک ترش رو ہو کے کہیگا اے آگ ان لوگوں
کو پکڑ کر بیجا کیوں سرک گئی آگ پکارے گی اے مالک بھلا میں کسطرح پکڑوں یہ تو کہتے ہیں۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مالک کہیگا سچ ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا مجھ کو ایسا امر ہوا ہے کہ یہ لوگ گناہ کبیرہ کرکے مرگئے تھے غرضیکہ پھر اُنکے منہ سے کلمہ بھی نہ نکلیگا پھر دوزخ کے موکل کسیکی ٹانگ اور کسی کا منہ اور کسی کی چوٹی اور کسیکا سر پکڑ کے دوزخ میں ڈالینگے پھر وہ آگ کسیکو قدم تک بعضے کو زانوؤں تک اور بعضے کو ناف تک اور بعضے کو حلق تک کھاجائیگی جسوقت آگ اُنکے جسم میں لگیگی تو غیب سے آواز آئیگی کہ اُنکے ماتھے اور دل کو مت جلاؤ کہ انہوں نے رحمٰن کو سجدہ کیا ہے اور رمضان میں روزے رکھے ہیں کہ اُنکے دل پیاسے ہیں اور حدیث میں آیا ہے کہ دوزخی اسقدر جلیں گے کہ سر اُنکے سوجکر پہاڑوں کے برابر ہوجاوینگے اور بیحواس ہونگے اور آنکھوں سے نہ دیکھ سکینگے اور چمڑا بھی اُنکے بدن کا سوجکر کئی گز کا موٹا ہوجائیگا نہ موت اُنکو ہوگی نہ حیات اور اُن کے پیٹ میں سانپ اور بچھو آگ کے ہونگے جسوقت کہ وہ کاٹینگے اور آگ اُنکو کھائیگی تو مانند آواز گدھے کے فریاد کریں گے پھر فرشتے موگریوں سے سر کوٹیں گے حضرتؐ نے فرمایا کہ اہل دوزخ پکارینگے کہ اے پروردگار ہمارے گھیر لیا ہے ہمکو آگ نے اور ہمنے تنگ مکان پایا اور ہم آگ میں دبے جاتے ہیں اور رہم بڑا عذاب ہے یہ ہر چند فریاد کریں گے ذرہ رحم نہ ہوگا اگر صبر کرینگے تو فرحت نہ پاوینگے اور پکاریں گے تو کوئی جواب نہ دیگا پھر کہینگے الٰہی ہم اپنی سزا کو پہونچے اور ہم قوم گمراہ تھے اور امت محمدؐ میں سے تھے تو ہم پر عذاب کی تخفیف کر پھر کچھ جواب نہ آویگا۔ روایت ہے کہ پیدا کیا اللہ تعالےٰ نے دوزخ میں ایک پہاڑ کہ نام اسکا صعود ہے اُسکی ستر برس کی چڑھائی ہے فرشتے اُسپر دوزخیوں کو چڑھائینگے پھر اُنکو اُسکے اوپر سے گرائیں گے اسیطرح سے ہزار برس تک عذاب رہیگا پھر دوزخ والے پانی کیواسطے چلائینگے کہ ہمارے جگر کو آگ کھاگئی ایسا ہمارے واسطے ایک مینہ بھیج کہ پانی برسے پھر اُنکو ابر معلوم ہوگا اُسمیں سے سانپ اور بچھو برسینگے پھر ہزار برس کے بعد فریاد کرینگے کہ اَلْغِیَاث یعنی ہمکو پانی ملے پھر ایک ابر سیاہ نمودار ہوگا تو دوزخی جانینگے کہ اب مینہ برسے گا بعد تھوڑی دیر کے سانپ مانند گردنوں شتر کے

برسینگے جب وہ سانپ اُنکو کاٹینگے اُنکا زہر ہزار برس تک رہیگا لکھا ہو کہ ساکنان دوزخ مالک کو
پکارینگے وہ ہزار برس تک کچھ جواب نہ دیگا پھر کہینگے کہ اے پروردگار ہمارے ہم نے مالک کو پکارا
کچھ جواب نہ دیا۔ پھر پکارینگے اے مالک کباب ہو گیا دل ہمارا ہمکو خنک پانی پلاؤ پھر
مالک انکو آب حمیم پلاویگا تو منہ جھلس جاویگا۔ اور منہ کا گوشت گر پڑیگا اور جس وقت وہ گرم پانی شکم میں جاویگا
تو انتڑیاں کٹ کٹ کر باہر نکل پڑینگی چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِیْنَ نَارًا
اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِى الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَ
سَآءَتْ مُرْتَفَقًا۔ یعنے ہمنے طیار کی ہو واسطے ظالموں کے آگ انکو چاروں طرف سے پکڑیگی یعنے
مانند قناتوں کے گھیریگی۔ اور اگر فریاد کرینگے پیاس سے فریاد کو پہونچے جاوینگے ساتھ اُس پانی کے
جو مانند تانبے گلے ہوئے کے ہے وہ پانی اُنکے منہ کو بھون ڈالیگا برا پانی ہے اور بری جگہہ ہے
آگ کی اور اگر کھانیکی فریاد کرینگے تو طعام زقوم ملیگا جو وقت کھاینگے تو دماغ اور منہ سے آگ
کے شعلے نکلیں گے اور دوزخی اندھے گونگے بہرے ہو جاینگے یعنے کوئی کسیکو نہ دیکھے گا۔ اور کوئی کسی
کی فریاد کو نہ پہونچے گا اور تمنا کرینگے موت کی تو ان کو موت بھی نہ آویگی۔ حضرت نے فرمایا بعضے
لوگ میری اُمت کے سات ہزار برس کے بعد دوزخ سے جلکر نکلینگے یہ وہ لوگ ہونگے کہ جنہوں نے
اپنے بدن کا گوشت حرام کھانیسے موٹا کیا ہے اور یہ وہ لوگ ہونگے کہ اپنے دین کو لہو ولعب میں
صرف کیا ہے اور کپڑا حریر ریشمی پہنتے ہیں اور خدا کی بندگی سے بر ہنر ہیں اور وہ لوگ عالم ہونگے
کہ علم پڑھکر عمل نہیں کرتے اور دنیا کمانے کیواسطے علم پڑھتے ہیں حدیث میں آیا ہے کہ حضرت
صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انتڑیاں عالموں بے عمل کی مثل خچر کی بھرائی جاوینگی دوزخ بیچ ایسی
عالم کو قرآن میں خدا نے گدہا کہا ہے اور پھر وہ لوگ ہونگے کہ آخرت سے غافل تھے اور دنیا کی کام میں
ہوشیار اور حدیث میں لکھا ہے کہ ہر عضو دوزخیونکا دوزخ میں علیحدہ ہو جائے گا اور دوزخ میں

ایک مکان کہ نام اُسکا ویل ہے اور وہ کنواں عذاب کا ہے یہ اُنکے واسطے ہی کہ جو کم تول کے خلق کو
دیتے ہیں اور وہ ویل اُنکے واسطے ہے جو اپنی نمازوں سی بیخبر ہیں یعنے جو شخص نماز تنگ وقت میں
پڑھتے ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ کلام مجید میں فرماتا ہی فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ ۝ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِہِمْ
سَاھُوْنَ ۝ یعنے پس عذاب ویل ہو اُن نمازیوں کیواسطے جو اپنی نمازوں سے بیخبر ہیں یعنی نماز کبھی پڑھتے ہیں
اور کبھی نہیں پڑھتے اور وہ ویل اُنکے واسطے ہے کہ اپنے قول و قرار کو توڑتے ہیں اور ہر ایک اقرار
توڑنیوالا آگ کی سُولی پر چڑھایا جاویگا اور کان ناک سے پیپ نکلے گی جیسا کہ کافر عذاب سے
پناہ مانگتا ہے۔ ویسا ہی قول و قرار کے توڑنیوالے بھی عذاب سے امان طلب کرینگے۔ اور حضرت نے
فرمایا ہے کہ ایک گروہ دوزخ میں پڑیگا کہ پیٹ اُن کا سوجکر پہاڑ کے برابر ہو جائے گا۔ اور وہ
گروہ طوق و زنجیر میں جکڑا ہوگا جو وقت وہ لوگ ارادہ اُٹھنے کا کرینگے شکم کی بوجھ سی گر پڑینگے
اور گرزوں سے مارے جاینگے وہ گدھوں کی طرح چلاینگے یہ وہ لوگ ہونگے کہ بیاج اور
سود کھاتی ہیں۔ پھر ایک گروہ اور دوزخ میں پڑے گا کہ نیچے کا ہونٹھ پانوں پر پڑا ہوگا
اور اوپر کا ہونٹھ سر پر پڑا ہوگا۔ اور اُن کے مُنہ سی پیپ اور لہو بہتا ہوگا اور اُنکے پیاسوں
کو آب حمیم پلایا جائیگا یہ وہ لوگ ہونگے کہ جھوٹی گواہیاں دیتے تھے پھر ایک قوم دوزخ میں پڑیگی
کہ فرشتے آگ کی چھریاں ماریں گے اور کالا لہو آگ سے جلا ہوا اُن کے بدن سے نکلے گا اور
اس قدر گندہک کی سی بُو اُنکے بدن سے نکلے گی کہ سارے دوزخی اُس بدبو سے گھبرائیں گے
وہ بھی مثال گدھوں کے چلائینگے یہ وہ لوگ ہیں کہ ناحق خون کرتے تھے۔ اور دوزخ میں
ایک جنگل ہی اس میں ایک گروہ قید ہوگا۔ اُس کو گندہک کے کپڑے پہنائے جاوینگے اور بدن سی
انگارے نکلینگے اور سر دھے کی موگریوں سے کوٹا جاویگا یہ وہ لوگ ہیں کہ اپنے ماں باپ
کو ستاتے تھے۔ اور ایک گروہ دوزخ میں ہوگا کہ اُن کے پیشاب کی جگہ سی آگ نکلا کرے گی۔

اور اُن کے گلے اور پاؤں میں طوق اور زنجیریں پڑی ہونگی اور وہ فریاد کرینگے کہ ہائے
کوئی بچانیوالا ہے ہائے کوئی رحم کرنیوالا ہے ہائے کوئی بخشنے والا ہے وہ یہ لوگ ہونگے کہ زنا اور
حرام کرتے تھے اور بیبیوں کو ناخوش رکھتے تھے اس واسطے کہ حدیث سے ثابت ہے کہ جو شخص
نامحرم عورت کو قصداً دیکھے آنکھ سے زنا ثابت ہوجاتا ہے مسلمان مرد و عورت کو چاہیئے کہ سوائے
اپنے محرم کے اور کسی کو آنکھ سے نہ دیکھے کہ بہت منع ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ اس بات سے
ہمارے حضرت کو تاکید فرماتا ہے۔ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَیَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ
ذٰلِکَ اَزْکٰی لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌ بِمَا یَصْنَعُوْنَ ہ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَیَحْفَظْنَ
فُرُوْجَهُنَّ وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ ط یعنے اے محمدؐ تو ایمان والے مردوں سے کہدے
کہ اپنی آنکھوں کو نامحرم عورتوں کے دیکھنے سے چھپاویں اور بچاویں اپنے ستروں کو
حرامکاری سے اُن آنکھوں کو چھپانا نامحرم سے اور حرام کاری سے بچنا ان کے واسطے
بہت اچھا ہے بیشک اللہ تعالیٰ تو خوب خبردار ہے جو کچھ فعل کرتے ہیں اور اے محمدؐ مسلمان
عورتوں سے بھی کہدے کہ وہ بھی اپنی آنکھوں کو نامحرم مردوں کو دیکھنے سے چھپاویں
اور اپنی شرمگاہوں کو حرام کاری سے بچاویں اور اپنا بناؤ سنگار کسی پر ظاہر نہ کریں
اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ مگر اپنے خاوندوں کے واسطے بناؤ سنگار کرنا مضائقہ نہیں اور حدیث
میں آیا ہے کہ چالیس برس تک چھوڑنے والا ایک نماز کا عذاب کیا جاوے گا۔ اور حضرت
نے فرمایا کہ جو شخص نماز چھوڑ دیتا ہی اُسکا حشر فرعون اور ہامان اور قارون اور اُبی بن خلف
کے ساتھ ہوگا یعنے جو ان کافروں کا حال ہوگا وہی حال بے نمازیوں کیساتھ ہوگا روایت
ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب
قیامت قائم ہوگی تو ایک سانپ دوزخ سے نکلے گا کہ نام اُسکا جریس ہے اُسکا سر ساتویں

آسمان پر ہوگا اور دُم اُسکی تحت الثریٰ میں ہوگی حضرت جبرئیل اسسے پوچھیں گے کہ اے
جسیس تو دوزخ سے کیوں نکلا ہے وہ کہے گا کہ مجھکو محمد کی امت میں سے پانچ گروہ درکار ہیں اوّل
تو چھوڑنیوالا نماز کا - دوسرا نہ دینیوالا زکوٰۃ کا تیسرا پینے والا شراب کا چوتھا کھانیوالا بیاج کا
پانچواں جو کہ دنیا کی باتیں مسجدمیں کرتا ہے وہ سانپ پانچوں گروہ کو اپنے منہ میں لیکر دوزخ
میں چلا جاویگا - نعوذ باللہ منہا - روایت ہے کعب بن احبار سے کہ تحقیق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ قیامت کے دن لایا جاویگا اسطرح پینے والا شراب کا کہ اُسکی گردن میں کوزہ
شراب کا اور اُسکے ہاتھ میں طنبور ہوگا - پھر وہ آگ کی سولی پر دھرا جاویگا اور ایک پکارنیوالا
پکاریگا کہ یہ فلانے شخص کا بیٹا ہے شراب پیا کرتا تھا اسکو دوزخ میں خوب جلاؤ پھر اسکے منہ سے
اسقدر بدبو آویگی کہ سارے دوزخی مارے بدبو کے خدا سے فریاد کرینگے یا الٰہی ہم اس بدبو سے
گھبراتے ہیں ہمارا دماغ سڑ جاتا ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ جب شرابی دوزخ میں پڑیگا
بعد ہزار برس کے پکارے گا کہ میں پیاسا ہوں مالک اسکو اسی برس تک جواب نہ دیگا اُس کے
بدن میں پسینا زیادہ تر آویگا اور ایذا بہت دیگا پھر پکارے الٰہی پسینا مجھسے دور کر کہ
سڑی بو آتی ہے وہ پسینا اُسکے بدن سے ہرگز دور نہوگا اور اسکو اسقدر آگ کھاویگی کہ تمام بدن اُسکا
خاکستر ہوکر نیا طیار ہوتا رہے گا. تمام ہڈیاں اُسکی آگ ہوجائینگی پھر اُسکے گلے میں بھاری
طوق ڈالا جاویگا اور دوزخ کی زنجیروں سے مشکیں بندھیں گی پھر وہ شرابی پانی مانگے گا آب
حمیم ملیگا پھر اسکو آگ کے صندوق میں ہزار برس تک قید کرینگے پھر اُسکو نکال کر طرح طرح کا
عذاب کرینگے پھر وہ فریاد کریگا کہ ہائے میں پیاسا ہوں میرا جگر بھن گیا پھر اُسکو ایک سانپ آگ کا
نکل جائیگا پھر وہ دوزخ میں کھڑا ہوگا. پھر اُسکے سر پر تاج آگ کا رکھیں گے حضرت نے
فرمایا کہ دوزخ میں ایک جنگل ہے کہ نام اُسکا ہبہب ہے اس میں اُسکو کھڑا کریں گے

پھر اُسکو چھریاں مارینگے پھر وہ شرابی حضرت کو پکاریگا۔ وا محمداہ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم میری فریاد کو پہونچیے عجب طرح کا مجھ پر رنگ برنگ کا عذاب ہو رہا ہے میں آپکی اُمت میں تھا پھر جناب پیغمبر خدا اُسکی آواز سُنیں گے اُسیوقت درگاہِ الٰہی میں عرض کرینگے۔ خداوندا میں نے اپنی اُمت سے ایک شخص کی آواز دوزخ کی طرف سے سنی ہے شاید میری اُمت کا کوئی جلتا ہے اور عذاب اُسپر ہوتا ہے اللہ تعالیٰ جل شانہ فرماویگا۔ اے محمد ہاں تیری اُمت کا وہ شخص ہے مگر شراب پیتا تھا اور نشے کی حالت میں مرگیا تھا۔ پس مَیں نے اسکو حالت مستی میں اُٹھایا جو کوئی جس خیال میں مریگا اُسی خیال میں حشر ہوگا۔ پھر جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم عرض کرینگے خداوندا اسکو ہمیشہ عذاب ہوگا یا وہ دوزخ سے نکالا جائیگا جناب ارحم الراحمین فرمائیگا کہ وہ اپنی سزا کو پہونچ گیا اب وہ دوزخ سے نکلے گا کسواسطے کہ میری توحید اور تیری رسالت کا اقرار کرتا تھا اُس نے شرک نہ کیا تھا۔ مگر شراب میں گرفتار تھا لیکن اُسکے نور ایمان کا تھا۔ اسواسطے میں نے اس کو بخشا پھر حضرت بھی اُسکی شفاعت کرینگے وہ شخص دوزخ سے نکلے گا۔ اور بہشت میں داخل ہوگا جو شخص کفر اور شرک سے توبہ کریگا اگرچہ گناہ کے سبب دوزخ میں پڑے گا۔ لیکن انجام اُسکا بخیر ہے مُشرک کو اللہ تعالیٰ ہرگز نہ بخشے گا غرضیکہ اسی طرح سب گناہ کبیرہ کا عذاب جُدا جُدا مقرر ہے اللہ تعالیٰ سارے عذابوں سے پناہ میں رکھے عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کی گنہگار لوگ ہزار برس کے بعد دوزخ میں چلاکر پکاریں گے یا اللہ پھر ہزار برس کے پیچھے ندا کرینگے یا قیوم پھر ہزار برس کے بعد اُمت محمدؐ کے لوگ کہیں گے یا رحمٰن پھر ہزار برس کے بعد چلاوینگے یا رحیم پھر ہزار برس کے پیچھے پکاریں گے یا حنا پھر ہزار برس کے بعد آواز کریں گے۔ یا منان پھر اللہ تعالیٰ کا حکم جبرائیلؑ کو پہونچیگا کہ اے جبرائیلؑ آتش دوزخ نے گنہگاران اُمت محمدؐ کے ساتھ کیا معاملہ کیا ہے

عرض کرینگے کہ الٰہی اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ یعنے تو خوب غیبوں کا حال جانتا ہے۔ اور تو دانا اور بینا ہے اُنکے حال سے کچھ میرے کہنے کی احتیاج نہیں ہے پھر جناب ارحم الراحمین کہے گا اے جبرئیل جا اور دیکھ کیا حال ہے اُنکا اب وقت ہمارے رحم کا ہی پھر جبرئیل علیہ السلام حکم رب جلیل کا سنتے ہی مالک کے پاس جاوینگے مالک دوزخ اُنکی تعظیم کو اُٹھے گا اور پوچھے گا کہ اے جبرئیل اس مقام قہر پر کسواسطے آئے ہو تمہاری صورت رحم کی ہے اور میری صورت قہر کی ہے جبرائیل کہینگے بھلا تونے گنہگاران اُمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ کیا معاملہ کیا ہے وہ جواب دیگا انکا بُرا حال ہے اور تنگ مقام میں ہیں آگ اُنکی ہڈیوں تک کو کھاگئی گوشت پوست کچھ باقی نہ رکھا لیکن منہ اور دل انکا سلامت رکھا ہی کہ اُسمیں ایمان تھا پھر جبرئیل کہینگے اے مالک بھلا تو حجاب میرے سامنے سے دور کر کہ میں بھی تو اُنکا حال دیکھوں پھر حجاب دور ہوگا جبرئیل دوزخیوں کی دیکھینگے کہ بُرا حال ہی دوزخی جبرائیل کو دیکھینگے تو سب کہینگے سبحان اللہ کیا اچھی صورت کا فرشتہ آیا ہے یہ فرشتہ ہمکو عذاب نہ کریگا پھر دوزخی مالک سے پوچھینگے یہ خوبصورت فرشتہ کون ہے مالک کہیگا کہ یہ جبرائیل امانت دار خدائے کریم ہیں محمد پر یہی وحی لاتے تھے اب تمہارے دن مخلصی کے قریب آئی پس جسوقت دوزخی نام محمد کا سنیں گے تو بےاختیار چلاوینگے یا محمداہ پھر سب بدیدہ ہو کر کہینگے اے جبرایل ہمارا اسلام محمد کو پہونچاؤ اور ہمارے اس حال زبون سے آگاہ کرو کہ یا رسول اللہ آپ ہمکو بھول گئے اور آپ دوزخ میں ہمکو چھوڑ گئے ہم کئی ہزار برس دوزخ میں جلے یہ حال سنتے ہی جبرائیل درگاہ الٰہی میں حاضر ہووینگے اللہ تعالیٰ فرمادیگا اے جبرائیل تونے کسطرح محمد کی اُمت کا حال دیکھا عرض کرینگے یارب تو انکے حال سے خوب واقف ہی وہ تنگ مکان میں ہیں سارا بدن اُنکا آگ ہوگیا ہی پھر پوچھے گا کہ کچھ تجھہ سے اُمت محمد نے سوال بھی کیا ہی عرض کرینگے کہ ہاں کیا ہے کہ ہمارا اسلام محمد کو پہونچاؤ اور ہمارے زبون حال سے واقف کرو

پھر خدائے تعالےٰ فرماویگا کہ جا محمدؐ کو انکی اُمت کے حال سے مطلع کر جبرئیل یہ فرمان سنتے ہی جھٹ پٹ حضرت کے پاس حاضر ہونگے روایت صحیح ہے کہ اُسدن حضرت نیچے درخت طوبےٰ کے تخت پر ایک موتی کے خیمے میں بیٹھے ہونگے اور اُس خیمے کے چار ہزار دروازے سنہری ہونگے پھر جبرائیل رو کر عرض کرینگے یارسول اللہ آپکی اُمت گنہگار کو دوزخ میں جلتا دیکھ آیا ہوں کبیرہ گناہ کر کے مر گئی تھی اسلیے عذاب دوزخ میں گرفتار ہیں آپکو سب نے سلام کہا ہے اور پکار رہی ہیں کہ یا محمدؐ اے جناب پیغمبر خدا بے اختیار رو کر کہینگے لبیک یا اُمتی یعنے اے اُمت میری میں حاضر ہوں۔ پھر حضرت عرش معلی کے تلے تشریف لا دینگے اور سارے پیغمبر اور آپکی اُمت کے متقی لوگ پشت مبارک کیطرف کھڑی ہونگی پھر اللہ تعالیٰ کی اس قدر حمد و ثنا بیان کرینگے کہ ایسی حمد و ثنا کبھی نہ کہی ہوگی پھر حضرت حمد و ثنا بیان کرتے ہوئے سجدے میں گر پڑینگے بعضے کہتے ہیں کہ سات دن تک سجدے میں رہینگے اور بعضے کہتے ہیں کہ چودہ دن تک سجدے میں پڑے رہینگے پھر حق تعالیٰ جل شانہٗ فرماویگا اے حبیب میرے تو سر کو اُٹھا اور مجھے سوال کر کہ میں قبول کرونگا پھر حضرت روتے ہوئے عرض کرینگے کہ آلہی میری اُمت کے لوگ دوزخ میں جلگئے اور اپنی سزا کو پہونچے آلہی اُنکو دوزخ سے نکالکر بہشت میں داخل کر جناب آلہی فرماویگا کہ میں نے تیری شفاعت قبول کی تو اب جا اور اُنکو میرا سلام پہونچا اور نکال دوزخ سے جس کسی نے صدق دل سے کہا ہو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پیغمبروں اور متقیوں کے ساتھ دوزخ کی طرف جاوینگے جس وقت مالک چہرۂ مبارک کو مشاہدہ کریگا اُسیوقت تعظیم کیواسطے منبر سے اُتریگا حضرت پوچھینگے اے مالک میری اُمت کا کیا حال ہے عرض کریگا کہ بُرا حال ہے اور تنگ مکان کے عذاب میں مبتلا ہیں پھر حضرت مالک سے دروازہ کھلوائینگے سارے دوزخی اپنے پیغمبر کو دیکھ کر چلا اُٹھینگے کہ یارسول اللہ آگ نے ہمارے بدن کے گوشت اور ہڈیوں کو خوب جلایا۔ اور بعض لوگ کہینگے کہ یارسول اللہ آکر دیکھئے کہ ہم زانو تک جل گئے کوئی پکاریگا یارسول اللہ ہم کو دوزخ نے اسقدر جلایا کہ تمام ہڈیاں ہماری آگ کی ہو گئیں۔ کوئی

پکاریگا یا نبی اللہ ہم سینے تک جل گئے کوئی بولیگا کہ یا محمدؐ ہم سر سے پانو تک جل گئے دوزخ میں یا رسول اللہ کیا آپ ہمکو بھول گئے تب حضرت عذر کرینگے کہ مجھ کو تمہارے حال سے خبر نہ تھی پھر جب حضرت سب کو دوزخ سے نکالینگے سب کا بدن مثل کوئلے کے کالا ہوگا پھر آپ سب کو لیجاکر ایک درخت کے تلے کھڑا کرینگے اُس درخت کی جڑ سے نہر الحیات جاری ہوگی اُسمیں سب کو غسل دلوادینگے جسوقت وہ لوگ نہر الحیات سے نہا کر نکلینگے تو بدن اُنکا مانند چودھویں رات کے چاند کے چمکتا ہوگا لیکن پیشانی پر لکھا ہوگا کہ ہم قوم جہنمی ہیں آزاد کیئے ہوئے رحمٰن کے یعنے اللہ تعالیٰ نے ہمکو ہی دوزخ سے آزاد کیا ہے پھر سب بہشت میں داخل ہونگے بہشتی انکو دیکھکر آپس میں چرچا کرینگے کہ شاید اللہ تعالیٰ نے دوزخ سے نکالا ہے کہ پیشانی پر لکھا ہے ہم قوم جہنمی ہیں جہنم سے آزاد کیئے گئے ہیں تو یہ خطاب انکو بُرا معلوم ہوگا عرض کرینگے جسطرح اے الٰہی تو نے ہمکو دوزخ سے آزاد کیا ہے اسیطرح ہم امیدوار ہیں کہ یہ خطاب بھی ہمارا ہمسے دور ہو پھر اللہ تعالیٰ اُس مکتوب کو انکی پیشانی سے دور کریگا پھر کوئی نہ کہیگا کہ یہ دوزخ سے آئے ہیں جسوقت کافر دیکھیں گے کہ یہ قوم مسلمان دوزخ سے نکلکر بہشت میں گئے تو سب بول اُٹھینگے اے کاشکے ہم بھی ایماندار مسلمان ہوتے تو ہم بھی اسیطرح دوزخ سے نکلکر بہشت میں جاتے ابدالآباد دوزخ میں نہ رہتے **انس رضی اللہ عنہ** سے روایت ہے کہ قیامت کے دن مَوت اَملَح بھیڑی کی صورت پر لائی جاویگی اور بہشت والوں سے کہا جائیگا کہ تم اسکو پہچانتے ہو بولینگے کہ البتہ ہم پہچانتے ہیں کہ یہ مَوت ہے پھر موت کو دوزخ کی طرف کرکے کافروں کو دکھلاوینگے اُنسے فرشتے کہینگے کہ تم پہچانتے ہو کہ یہ کون ہے کافر کہینگے کہ ہاں یہ مَوت ہے پھر مَوت کو درمیان جنّت اور دوزخ کے ذبح کرینگے تب فرشتے جنّت کیطرف متوجہ ہوکر کہینگے اے اہل بہشت۔ اب تم ہمیشہ بہشت میں چین و آرام کرو اب تمکو کچھ نہ خوف ہے نہ رنج اب تمہاری مَوت بھی ذبح ہوگئی اب کبھی تمکو مَوت نہ آویگی سب پکار کر بولینگے الحمد للہ ہم کو اللہ تعالےٰ نے بہشت کا

وارث کردیا جو وعدہ ہمارے ربّ نے ہمسے کیا تھا پورا ہوا پھر ملائک دوزخ کیطرف اپنا منہ کرکے کہینگے اے دوزخیو تمہاری مَوت ذبح ہوئی ہی اب تمہاری مونکو بھی موت آئی اب تم ہمیشہ دوزخ میں پڑے رہو تم کافر اور مشرک تھے بہشت تمپر حرام ہے اب تم پکارو انکو جنکو تم دنیا میں سوا خدا کی مدد کیواسطے پکارتے تھے اور بلاؤ اُنکو جنکو خدا کا شریک ٹھہراتے پھر کافر کچھ جواب دینگے جب سارے یہ طعن و تشنیع سُنیں گے تو مایوس ہوکر کہینگے اب ہماری اس دوزخ سے نکلنے کی نہیں رہی پھر اللہ تعالٰی کیطرف سے آواز سُنیں گے کہ جیسے تم ہمکو اور آج کے دن کو دنیا میں بھول گئے تھے اب ہمنے بھی تمکو فراموش کیا پھر دروازہ دوزخ کا بند ہوجاویگا کبھی نہ کھلے گا الٰہی ہم سب کو مسلمان کرکے دُنیا سے اُٹھانا اور اپنے قہر سے بچانا آمین حدیث میں روایت ہی کہ جب جہنم کو قیامت کے دن کھڑا کرینگے تو سارے پیغمبر اپنی اُمت کے ساتھ اسکے کنارے کھڑے ہونگے اور سب کے نامۂ اعمال ہاتھ میں دیئے جاوینگے اور جب دوزخ کو دیکھینگے اور اس کی آواز کو پانچ سو برس کی راہ سے سُنیگے تو یہ شخص کہہ اٹھیگا نَفْسِی نَفْسِی یہانتک کہ خلیل اللہ اور کلیم اللہ بھی نَفْسِی نَفْسِی بول اُٹھیں گے ہر پیغمبر اپنی اُمت سے کہیگا کہ ہمکو طاقت بخشانے کی نہیں ہی ہم اپنے حال میں خود گرفتار ہیں تو پھر ہمارے حضرت بولینگے اُمتی اُمتی پس جسوقت آگ اُنکی نزدیک آویگی تو جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماوینگے کہ اے آگ طفیل نمازیوں کی اور طفیل صدقہ دینے والونکے اور طفیل روزہ دارونکے ان لوگوں کے پاس سے چلی جا وہ نجاویگی پھر جبرئیل کہینگے کہ یا رسول اللہ یوں کہیے کہ اے آگ تصدق روزہ داروں کے اور طفیل توبہ کرنے والونکے انکے پاس سے چلی جا جب حضرت اسطرح سے کہینگے پھر وہ چلی جاویگی اور حدیث میں آیا ہے کہ بعضے گنہگار جو دنیا میں خوف الٰہی سے روتے ہیں اُنکو کنارے دوزخ کے کھڑا کرینگے اور آگ قصد جلانیکا کریگی پھر فرشتے اُسی وقت اُن گنہگاروں کے آنسوؤں کو لاکر آتش دوزخ پر چھڑک دینگے وہ آگ فی الفور ٹھنڈی ہو جاوے گی!

اور لکھا ہی کہ ہر ایک شخص کو ملائکہ پکڑ کر دوزخ کیطرف لیجاوینگے وہ بندہ اپنے رب سے کہے گا کہ یا رب تیرا رسول فرمایا کرتا تھا کہ جو کوئی رونے خوف خدا سے یہانتک کہ ایک بال بھی تر ہو جاوے تو اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ سے بچا دیگا آلہی تو دانا و بینا ہے کہ میں دنیا میں تیرے خوف سے خالی مکان میں رو یا کرتا تھا مجھکو دوزخ میں ڈال آگے تو مختار ہی اور تیرا رسول برحق ہی پھر اسکو اللہ تعالیٰ رونے کی برکت سے بخشدیگا اسیطرح سے بہت حکاتیں حدیث میں آئی ہیں مسلمانوں کو چاہیئے کہ جناب آلہی میں گریہ وزاری اور توبہ کرتے رہیں اور اُسکے فضل و کرم کے امیدوار رہیں اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کے طفیل سے بخشدیگا آلہی تو اپنے فضل و کرم سے سب مسلمانونکو کفر اور شرک سے بچائیو اور میں تیری درگاہ میں یہ مناجات کرتا ہوں قبول فرمائیو بطفیل محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کے کہ جس کی شفاعت کے امیدوار ہم سب گنہگار رہیں ۔ آمین یارب العالمین رحمت اللہ

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

آلہی اپنے نبی کا مجھے مزار دکھا
آلہی مجھ کو گناہونکا تو نہ بار دکھا
آلہی تجھ سے دعا ہی یہی میری ہر دم
کہ فاسقونکا نہ تو مجھکو کاروبار دکھا
بچانا مجھکو خدا کبر اور تکبر سے
نہ راہ مجھکو بد ونکی تو زینہار دکھا
آلہی عشق مجازی سے رہا کیجیو
حریم کعبہ کا اپنے حصار دکھا
آلہی مجھ کو بچانا تو شرک و بدعت سے
کہ مجھکو شہر مدینہ بھی ایکبار دکھا
بچانا میرے تئیں حق تو کید شیطان سے
بہت تو میری تئیں عجز و انکسار دکھا
آلہی مجھ پہ سدا اپنی رکھ نگاہ کرم
مجھے عشق حقیقی کی اب بہار دکھا
نگاہ رکھ تو مجھے ای خدا گناہوں سے
نہ راہ مجھکو ضلالت کی زینہار دکھا
یہی میں کہتا ہوں تجھ سے میرے خداوند
نہ راہ مجھکو تو شیطان کی خار دار دکھا
آلہی سخت گرفتار ہوں گناہوں میں
تو مجھ کو راہ محمد کی استوار دکھا
آلہی بخشدے فیاض کی خطاؤنکو
جمالِ احمدِ مختار باوقار دکھا

تمام شد

بہشت نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد پروردگار خالق جنت و نار اور نعت احمد مختار شفیع امت گنہگار کے سب مومنین خاص و عام پر ظاہر ہو کہ پہلے اس خاکسار مطلق فیاض الحق قصبہ محمدی کے رہنے والے نے رسالہ قیامت نامہ شدائد دوزخ میں معتبر حدیثوں سے انتخاب کر کے بموجب خواہش ایکدوست باصدق و صفا محمد رضا کے لکھا تھا۔ سو اُسکو پڑھکر اکثر مرد اور عورتوں نے گناہوں سے توبہ اور استغفار کیا۔ پھر ایک دن دوست ممدوح نے اس عاجز سے ارشاد کیا کہ اب ایک رسالہ مختصر بہشت کی نعمتوں کا مع کیفیت دیدار خدا زبان ہندی سلیس میں ایسا جمع کر کہ مسلمان سنکر خوش ہو جائیں کیونکہ جہان حال نذیر کا بیان کیا ہے وہاں بشیر کا بھی چاہیئے اسواسطے بموجب فرمائش دوست موصوف کے قرآن اور حدیث اور روایات صحیح سے استنباط کر کے ۱۲۶۵ھ بارہ پینسٹھ ہجری میں اس رسالے کو تالیف کیا کہ جو مسلمان اسکو پڑھیں للہ میرے واسطے دعاء خیر کریں کہتے ہیں جب حضرت رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم جناب باری کے حکم سے اپنی اُمت گنہگار کو دوزخ سے نکال کر نہر الحیات پر لیجا ئینگے تو اسمیں غوطہ دلوا ئینگے جب وہ اُس سے نکلیں گے تو اُن سب کا بدن سُرخ مثل کندن کے چمکتا ہوگا اور بسبب خوشبو کے مہکتا ہوگا پھر اللہ تعالی کا حکم رضوان بہشت کے داروغہ کو ہوگا کہ تو اُمت محمدی کیواسطے کئی لاکھ براق بہشت سے لیکر نہر الحیات کے پاس جا یہ فرمان سُنکر رضوان ملائکہ بہشت سے ارشاد کریگا کہ تم سب براقوں کو سجا کر نہر الحیات کے پاس لیجاؤ اور اُمت محمدی کو سوار کر کے بہشت کے دروازے پر پہونچاؤ غرضکہ لاکھوں فرشتے براقونکو جواہرات کی زین سے آراستہ کر کے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں لائینگے اُسیوقت آپ اپنی تمام اُمت کو سوار کرائینگے اور آپ خود تخت رفرف پر

سوار ہوکر سب کے آگے چلینگے اور ہر طرف سے ملائکہ نورانی جلوس میں ہوکا طرقوا طرقوا پکارتے ہونگے
اور ہر ایک عورت نماز گذارنے والیاں اپنے خاوندکی مطیع نور کے ہودج میں بیٹھ کر اپنے اپنے
خاوندوں کے ساتھ بہشت کیطرف چلینگی اور اس جلوس میں ہر مرد اور عورت کے سر پر چڑیاں
خوبصورت رنگ ڈلیاں اپنی اپنی بولیاں بولتی ہونگی اور فرشتے حاملان عرش تماشا دیکھتے ہونگے
جب اسطرح سواریاں کنارے بہشت کے آکر کھڑی ہونگی تو رضوان اُن لوگوں کے استقبال کیواسطے
آویگا اور کمال خوشی سے یہ آیت زبان پر لائیگا سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خَالِدِیْنَ یعنے
سلامتی ہووے اوپر تمہارے تم خوش ہوئے پس داخل ہو اس بہشت میں ہمیشہ کو یعنی اب کبھی تم نہ نکلوگی یہ آیت
سُن کر سب اُمت محمدی اپنے پیغمبر صاحب کے ہمراہ ہوکر بہشت میں داخل ہوگی۔ جب لوگ مکانات اور
باغات اور نہریں بہشت کی دیکھیں گے تو مارے خوشی کے یہ آیت شریف پڑھیں گے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ
صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ نَشَآءُ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ
یعنے سب تعریف واسطے اللہ کے ہے کہ جسنے سچا کیا ہے ہم سے اپنے وعدے کو اور وارث کیا ہمکو بہشت
کی زمین کا جگہ پکڑیں ہم بہشت میں جہاں جی چاہے (یعنے یہاں ہم کو کوئی روکنے ٹوکنے والا نہیں
پس کیا اچھا ہی ثواب نیک عمل کرنیوالوں کا پھر کہینگے شکر ہے خداوند کریم کا کہ جسنے دور کیا ہم لوگوں سے
حزن و ملال کو روایت ہے کہ جب مومنین بہشت میں داخل ہونگے تو اول انکو اُس مچھلی کا کباب ملے
گا کہ جو ساتوں طبقہ زمین کو اپنی پیٹھ پر اُٹھا رہی ہو اور نام اُسکا کیونا تہیموں ہے بلکہ ایکدن
اُس مچھلی نے جناب باری میں دعا کی تھی کہ اے رب تو میرے کباب اپنے دوستوں کو کھلانا اُسکے
جواب میں حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے مچھلی تیری کلیجی کے کباب اُن لوگوں کو دونگا کہ جو کفر اور شرک
سے توبہ کرتے ہیں اور پانچوں وقت کی نماز پڑھتے ہیں اور ماہ رمضان کے روزے رکھتے ہیں اور اپنے
مال کی زکوٰۃ نکالتے ہیں۔ اور مقدور ہوتے حج ادا کرتے ہیں۔ یہ بات سُن کر وہ مچھلی بہت

خوش ہوئی روایت ہے کہ جب لوگ بہشت کے اندر جائینگے تو اُس پاس حوض کوثر کے
کھڑے ہونگے اور اُس حوض کا پانی برف سے زیادہ ٹھنڈا اور دودھ سے زیادہ سفید اور شہد
سے زیادہ میٹھا ہی اور گلاب اور کیوڑے سے زیادہ خوشبو آتی ہی اور وہ حوض چوگرد جواہرات اور یاقوت سے
جڑا ہے اور کٹورے اُسمیں سُنہری اور روپہلے تیرتے ہیں اُن کٹوروں میں ایسی چمک ہی کہ جیسی آفتاب
کی چمک ہو بلکہ اس کی چمک سے آنکھ جھپک جاتی ہی لیکن اُن کٹوروں کی طرف سب کی آنکھ تکتی رہ جائیگی
اور وہ حوض اسقدر چوڑا ہے کہ اگر کوئی تیز رَو گھوڑا اس طرف سے اُس طرف کو جاوے تو ایک مہینے
میں پونچے کتاب ہشت بہشت میں لکھا کہ حوض کوثر کے اوپر ایک منبر نور کا رکھا ہے اُسپر جناب رسالت
مآب بیٹھیں گے اور اس حوض کے چاروں کونوں پر چار یار باوقار رضہ بھی بیٹھے ہونگے پہلے حضرت
رسُول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کٹورا حوض سے بھر کر حضرت ابوبکر صدیق رضہ کو دینگے اور وہ دوسرے
کونے پر حضرت عمر رضہ کو حوالے کرینگے اور وہ تیسرے کونے پر حضرت عثمان رضہ کے پاس پہونچا دینگے
اور وہ چوتھے کونے حضرت علی رضہ کو سپرد کر دینگے پھر حضرت علی رضہ حوض کوثر کا پانی سب مومنوں کو
عطا کرینگے وہ پانی اسقدر ہاضم ہے کہ جو کوئی ایکبار اسکو پیوے پھر پیاس نہ لگے اور جو کوئی نشہ کھاوے
یا پیوے اسکو حوض کوثر کا پانی نہ ملیگا ایک سال اس خاکسار نے استاد نا و مولانا محمد معین رحمہ
اللہ تعالیٰ فی اعلےٰ علیین کے وعظ میں سنا تھا کہ آپ فرماتے تھے کہ ایکدن جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ رضہ کرام کے ساتھ اپنے دولت سرا کیطرف تشریف لیئے جاتے تھے آپ نے مخاطب ہوکر
ان سے فرمایا کہ قسم ہی اُسکی کہ جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہی کہ تم بہشت میں اپنا اپنا مکان اس
طرح پہچانوگے کہ جیسے تم یہاں دنیا میں اپنا اپنا مکان پہچان لیتے ہو دیواریں اُسکی سنہری روپہلی
اینٹوں کی بنی ہیں اور گارے کی جگہ مُشک اور زعفران لگا ہوا ہے اور کنگریاں وہاں کی سچے موتی
آبدار ہیں اور ایک نہر لطیف معلق ہوا پر بہتی ہی اُسکا نام تسنیم ہی اور بہشت میں بعضے مکان بہشتیوں کے

معلق ہوا پر بے ستون بنے ہیں انمیں کوئی بنگلہ موتی کا اور کوئی زمرد سبز کا اور کوئی یاقوت سرخ کا ہے اور لاکھوں محل جواہرات کے طیار ہیں اور بہت مکان خدا کے دوستوں کے واسطے ایسے شفاف بلور کے پاکیزہ اور مصفا بنے ہیں کہ اندر کی چیز باہر سے اور باہر کی چیز اندر سے معلوم ہوتی ہے اور ایک ایک محل ساٹھ ساٹھ کوس کا ہے اور بعضے مکان یاقوت کے ستونوں کے اوپر قبّوں کی طرح ہیں اور وہانکے مکانونکے چھت ایسی شفاف ہے کہ لیٹے ہوئے آسمان کے ستارے گن لو۔ اور نزاکت کا یہ ڈھنگ کہ ستر تہ کپڑوں سے رنگت بہشتیونکے بدنکی پھوٹ نکلے گی۔ اور نہ وہاں سورج کی روشنی نہ اندھیرا نہ اجالا ہے بلکہ عرش کی روشنی سے صبح صادق کی روشنی ہوگی یہ تعریف سنکے اصحاب نے عرض کیا کہ یارسول اللہ یہ مکان خاص پیغمبروں اور شہیدوں کو ملیں گے یا اور مسلمانوں کو بھی میسر ہونگے آپنے فرمایا کہ جس نے شرک سے توبہ کی اور پیغمبروں کو سچا جانا اور مسکینوں کو کھانا کھلایا اور مسلمانوں سے محبت اور اخلاص سے بولا اور ترش رو نہوا اور آپسمیں چرچا سلام علیک کا کرتا رہا اور بغض و حسد مسلمانوں سے نہ رکھا اور خدا کی بلاؤں پر صبر کیا اور سب لوگ پڑے سوتے ہوں اکیلے اٹھکر تہجد کی نماز پڑھی اور مال اپنا خدا کی راہ میں خرچ کیا ان ہی لوگونکو وہ مکان بہشت میں ملینگے صحیح روایت سے سات بہشت ہیں۔ مگر آٹھویں بہشت کے نام میں اختلاف ہے پہلی بہشت جو چاندی خالص کی بنی ہے اسمیں جو گنہگار کہ دوزخ سے نکلکر بہشت میں جائینگے وہ رہیں گے اسکا نام دار الخلد ہے اور دوسری بہشت سونے کی ہے اس میں مالدار زکوۃ نکالنے والے رہیں گے اسکو دار المقام کہتے ہیں اور تیسری بہشت یاقوت سرخ سے تیار ہے وہ ان کے واسطے ہے کہ جو لوگ مصیبت میں صبر کرتے رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم کیوں فریاد کریں یہ مصیبت اور دکھ تو اللہ ہی کیطرف سے ہمکو ملا ہے جزع فزع کرنا نہ چاہیئے غرض اس بہشت کا نام دار السلام ہے اور چوتھی بہشت زمرد سبز کی بنی ہوئی ہے اسمیں نمازی اور زاہد اور عابد رہینگے اس کا نام عدن ہے اور پانچویں بہشت فقط موتیوں کی تیار ہے اس کے اندر

عالم با عمل اور حافظ قرآن داخل ہونگے اُسکو دار القرار بولتے ہیں اور چھٹی بہشت فقط لعل سُرخ کی مرتب ہے اس میں شہید لوگ اور موذن بلند آواز سے اذان دینے والے رہینگے اُسکا نام نعیم ہے اور ساتوین بہشت نور کی ہے اُسمیں اولیاء اللہ جو یہاں ہر وقت خدا کی حضوری میں رہتے ہیں اور درویش توکل کرنیوالے اُسمیں استقامت کرینگے اسکا نام جنۃ الماوٰی ہے اور آٹھویں بہشت جو نورٌ علیٰ نور ہے وہ سب بہشتیوں کے اوپر لمبی چوڑی ہے اور وہیں نور آلہی کی تجلی نظر آئیگی اُسمیں ہمارے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع صحابہؓ اور اہل بیت اور سب پیغمبر لوگ رہا کرینگے اُسکا نام جنۃ الفردوس ہے بلکہ حضرت نے فرمایا ہے کہ اپنے رب سے جنۃ الفردوس مانگا کرو اور ایک ایک بہشتی کا مکان سو سو منزل تک ہے اور ہر بہشتی کے محل سو سو درجے کے بنے ہیں اور ہر درجہ ہیرے اور زمرد اور یاقوت کا بنا ہے اور ہر ایک درجہ اتنا لمبا چوڑا ہے کہ جیسے آسمان اور زمین میں فرق ہے اور بہشت میں ایک مُلک بڑا نظر آئیگا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے حضرتؐ سے ارشاد فرمایا ہے وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا یعنے اور جب دیکھیگا تو اُس جگہ کو یعنے بہشت کو تو دیکھیگا نعمت اور ایک مُلک بڑا یعنے ہزاروں لاکھوں کوس تک بہشت میں اُسدن جگہ ہو جائیگی پھر اصحاب نے ایکدن عرض کیا کہ یا رسول اللہ بہشت میں اُسدن کون کون شخص داخل ہونگے فرمایا کہ جو لوگ کُفّار سے جہاد کرتے ہیں اور انکو بڑھ بڑھ کر تیر لگاتے ہیں اور جو لوگ گھر سے وضو کرکے مسجد میں جماعت کے واسطے جاتے ہیں اور منتظر دوسرے وقت کے مسجد میں بیٹھے رہتے ہیں اور جو حافظ قرأت کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کے قرآن مجید پڑھتے ہیں اور جو لوگ کہ آفتوں پر صبر کرتے ہیں اور یہ سب جلد جلد ان درجوں پر چڑھنے لگیں گے اور جناب رسول مقبولؐ نے فرمایا کہ بہشت میں اور بڑے بڑے درجے نور کے بنے ہیں ہر درجے میں ایک ایک حور بیٹھی ہوئی ان لوگوں کو بلاتی ہے کہ جو بادشاہ اور حاکم عدل کرتے ہیں اور جو لوگ غریبوں کی سفارش امیروں کے پاس جا کر

کرتے ہیں، اور جو لوگ کہ خدا پر توکّل کرتے ہیں اور مسکین ہو کر خدا کی بندگی اور عبادت میں چست
و چالاک رہتے حدیث میں روایت ہے کہ ایک دن ایک شخص نے جناب محمد رسول اللہ صلّی
اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھکو کمال خوشی ہے کہ آپ کی زبان گوہر
فشان سے کچھ بہشت کا حال سنوں آپنے فرمایا کہ سن ایک ایک موتی کا محل بہشت میں ایسا بنا
ہے کہ جسکے اندر ستر ستر حویلیاں سُرخ یاقوت کی تیار ہیں اور ہر حویلی کے اندر ستر ستر فرش ہر
رنگ کے بچھے ہیں اور ہر فرش پر ایک ایک حور بیٹھی ہے اور ہر مکان میں ستر ستر غلمان کھڑے ہیں
اور سبز زمرد کے بنے ہیں۔ اور ہر مکان میں ستر ستر تخت جواہرات کے مرصع دھرے ہیں اور تخت پر
ستر ستر فرش اور ہر مکان میں ستر ستر خوان کھانے کے ہیں اور ہر مکان میں سنہری روپہلی برتن
موجود ہیں اور فرمایا جناب رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ ادنی بہشتی کو ہزار خادم ملینگے اور کسی کو
پانچ ہزار اور کسی کو دس ہزار یہ سب غلام خوبصورت بے ڈاڑھی موچھ کے ہونگے ایک شخص اور بول اُٹھا
کہ یا رسول اللہ بھلا ہم لوگوں کو بہشت کے مکان کیونکر ہاتھ لگینگے فرمایا جو کوئی مسجد بناوے اور غریبوں کے
میوہ کھانیکے واسطے باغ لگاوے اور جو کوئی مسکینوں کو کھانا کھلاوے اور جو چار رکعت سنت عصری ہمیشہ پڑھتا
رہے اور جو کوئی مغرب اور عشا کے بیچ میں دس رکعت نماز نفل پڑھے اور جو کوئی ضحٰی کی ہمیشہ نماز
پڑھتا رہے اور جو کوئی شب جمعہ میں سورہ دخان پڑھنا ناغہ نکرے اور صبح کو جمعہ کے دن روزہ بھی
رکھے اور بازاروں میں چلتے ہوئے کلمہ توحید زبان پر جاری رکھے اور جو کوئی دس بار سورہ اخلاص ہر وقت
کی نماز کے بعد پڑھتا ہے تو ان چیزونکے کرنیسے لاکھ نیکیاں اللہ تعالےٰ اسکو عطا کریگا اور لاکھ بدیاں دور
کریگا اور جب وہ شخص مریگا اسکو جنت کے مکان عنایت ہونگے یہ حدیث سُنکر حضرت عمر نے عرض کیا کہ
یا رسول اللہ مجھکو بڑا ارمان ہے کہ جنت میں اپنے واسطے بہت سے محل بنواؤں یہ کام تو میں کرتا ہوں
جو آپنے فرمایا حضرت نے فرمایا کہ اب آگے بہت محل اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ملینگے اور جس گروہ نے

مارے فاقوں کے پیٹ پر پتھر باندھ کر جہاد کیا ہوگا اور جس قوم نے رنج اور راحت کو یکساں
جانکر کبھی کوئی آن یاد الٰہی اور شکر ایزدی سے غفلت نہ کی ہوگی اور جو لوگ کہ بھائی مسلمانوں کی قبر لِلّٰہ
کھود دیتے ہیں اور جو لوگ کہ مسلمانوں کا جھگڑا فیصل کر دیتے ہیں اور جو لوگ کہ نمازوں میں برابر
صف باندھکر کھڑے ہوتے ہیں ان سبکے واسطے جنت میں بڑے بڑے محل سُرخ یاقوت کے
ملینگے اور فرمایا رسول علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ فرمائیگا دن قیامت کے کہ کہاں
ہیں وہ لوگ جو پاک رکھتے تھے اپنے کانوں کو لہو کی بات سننے سے اور بچاتے تھے دنیا میں اپنے تئیں مزامیر شیطان
سے یعنی راگ اور باجوں کے سننے سے پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائیگا کہ اُن لوگوں کو میری حمد و ثنا اور خبر کرو
اس بات کی کہ اُنکو نہ خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہونگے اور اے فرشتو اُنکو داخل کرو مشک کے باغ میں پھر
ملائکہ ان لوگوں کو اپنے ساتھ بہشت میں لیجائینگے روایت کیا اس حدیث کو رزین محدث نے محمد بن
المنکدر رضی اللہ عنہ سے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جنّت فردوس سے چار نہریں
نکلی ہیں وہ سب بہشتیوں کے مکانوں کے تلے جاری ہیں ایک نہر خاص پانی کی اور دوسری
دودھ کی اور تیسری شراب طہور کی اور چوتھی شہد خالص کی چنانچہ اللہ خبر دیتا ہے فِيهَا أَنْهَارٌ
مِّن مَّاءٍ غَيْرِ آسِنٍ وَأَنْهَارٌ مِّن لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ وَأَنْهَارٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشَّارِبِينَ وَأَنْهَارٌ مِّنْ
عَسَلٍ مُّصَفًّى یعنے بیچ اسی بہشت کے نہریں ہیں دودھ کی کہ نہ بدلا گیا مزہ اُنکا یعنے اس نہر کا
(پانی بہت صاف ہے ذرہ گندلا نہیں) اور نہریں ہیں دودھ کی نہ بدلا گیا مزہ انکا یعنی اُن نہروں میں
ایسا دودھ ہے کہ کبھی پھٹتا اور جمتا نہیں اور نہ کبھی کھٹا ہوتا ہی اور نہریں ہیں شراب طہور کی
مزہ دینے والی واسطے پینے والوں کے یعنے اسکے پینے سے تمام بدن میں خوشبو آئیگی اور نہریں
ہیں شہد صاف کیے ہوئے کی یعنے ان نہروں میں کوڑا کرکٹ اصلا نہوگا جسوقت مومنین ان نہروں
سے کچھ نوش کرینگے اسیوقت سب کے دلوں سے بغض اور کینہ اور حسد دفع ہوجائیگا یعنے کوئی آپس میں

یہ خیال نکریگا کہ میرا درجہ کیوں کم ہے اور اسکا کیوں زیادہ ہے اور کوئی بات لغو اور جھوٹ نہ ہوے گا
جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد کرتا ہے لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ۚ یعنے نہ سنیں گے بیچ اسی بہشت
کے کوئی بات لغو اور جھٹلانا اور دوسری جگہ فرمایا ہے لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِیْمًا ۙ اِلَّا
قِیْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا یعنے نہ سنیں گے بیچ اسکے کوئی بات بیہودہ اور نہ گناہ کی باتیں مگر یہی ہے کہنا
کہ سلام ہے سلام ہی یعنے بہشت میں ٹھٹھے بازی اور واہیات نہیں مگر سب مومنین ملکر آپسمیں سلام علیک کا
چرچا کیا کرینگے اور مبارکبادیان دیا کرینگے اور تھوک اور میل کچیل کچھ نہ ہوگا اور پیشاب اور جانرور
کی حاجت نہوگی اور عورتیں حیض ونفاس سے پاک رہینگی اور بہشت میں داڑھی اور مونچھ یا اور جگہ
کے بال اصلاً نہونگے مگر سر کے بال اور بھوین اور پلکیں سب کی ہونگی اور قاضی ثناء اللہ رحمہ پانی
پتی نے اپنے رسالے میں لکھا ہے کہ بہشت میں داڑھی سوا حضرت آدم اور حضرت ابراہیم اور حضرت
موسیٰؑ اور حضرت ہارون کے اور کسی کی نہوگی واللہ اعلم اور بہشت میں سب کچھ کھائینگے بدن میں پسینہ
آجائیگا اور ڈکار خوشبو کی آکر کھانا ہضم ہو جائیگا یوں آرام تو ہر طرح کا حاصل رہیگا مگر نیند نہ آویگی
اور نہروں کے دو طرفہ درختوں کی ڈالیاں جھکی ہیں جس وقت جنتی اپنے اپنے مکانوں سے نکلکر نہروں پر سیر کو
آوینگے تو وہاں کرسیوں پر بیٹھ جاوینگے اور ہر نہروں سے کبھی آب خالص اور کبھی شراب طہور اور کبھی کبھی
شہد نوش کرینگے جو لوگ نشہ پیتے ہیں اُنکو اُن نہروں کی کیچڑ بھی نصیب ہوگی۔ علاوہ اُن نہروں کے بہشت
میں اور تین چشمے جاری ہیں ایک کا نام کافور اور دوسرے کا نام زنجبیل اور تیسرے کا نام سلسبیل ہے
اور ان تینوں چشمونکا پانی ہر ایک جنتیوں کے مکانوں میں حوضونکی اندر بھرا ہوگا۔ اور اُن چشمون
کے اوپر برتن چاندی کے اور آبخورے شیشے کے رکھے ہونگے اور وہی برتن اور آبخورے بہشتیوں کے
گرد پھرینگے گویا کہ زبان حال سے یوں بولیں گے کہ ہم میں ان چشموں سے پانی بھر کر پیو چنانچہ اللہ تعالےٰ
اسی مضمون سے خبر دیتا ہے وَیُطَافُ عَلَیْهِمْ بِاٰنِیَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِیْرَا ۠ قَوَارِیْرَا

مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ہ وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا ہ عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى
سَلْسَبِيْلًا یعنے اور پھرائے جاوینگے اوپر ان ہی بہشتیوں کی برتن چاندی کے اور آبخورے ہیں شیشے
کے شیشے ہیں بنائے ہوی چاندی کے (یعنے اسکا روپا ایسا شفاف ہی کہ جیسا شیشہ چمکتا ہو)
اندازہ کیا ہی اسکو اندازہ کرنا اور پلائے جاوینگے بیچ اسکے پیلے سے کہ ملونی ہی اسکی سونٹھ کی ایک چشمہ ہی
اُس میں کہ نام اُسکا سلسبیل ہے۔ آب آگے بہشت کے باغونکا حال سن لینا چاہیئے کہتے ہیں کہ بہشتیونکے
مکانونکے سامنے دو طرفہ باغ خوشگوار لگے ہیں اور ایک ایک درخت کا سایہ اتنا بڑا ہے کہ اگر اسکے نیچے کوئی
سوار گھوڑا دوڑائے تو برس میں دوسرے درخت کے سائے میں پہونچے اور وہانکے درختوں کی جڑیں اوپر کیطرف
ہیں اور شاخیں نیچے جھکی ہیں کہ بےتکلف بیٹھے بیٹھے لیٹے لیٹے میوے توڑے اور نوش جان کرے اور ایک ایک
درخت میں ہر رنگ کے پتے ہیں اور کوئی شاخ موتیونکی اور کوئی زمرد کی ہے اور کوئی شاخ سونے اور
روپے کی بھی ہی اور ایک ایک میوہ اونٹ کے کھال کی برابر ہی اگر وہ توڑ کر کھاوے تو شہد سے زیادہ شیرین
اور کیوڑے سے زیادہ خوشبو آتی ہے اور جسوقت بہشتی لوگ میوہ کھانیکا قصد کرینگے تو اسیوقت شاخیں میوے کی
انکے منہ کے آگے آلگیں گی چنانچہ اللہ تعالیٰ بشارت دیتا ہے وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلَالُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلًا
یعنے اور نزدیک ہونگے اوپر انکے سائے اُن ہی درختونکے اور نزدیک کیے جاوینگے میوے انکے نزدیک
نزدیک کرنے سے اور بعض میوہ بہشت کا ایسا لطیف ہی کہ جب کوئی اسکو توڑیگا تو ایک عورت نوجوان
حسین خوش انداز اور خوش لباس اور خوش کلام اس میں سے نکلکر اس شخص کی خادمہ ہوگی اور بہشتیونکا
قد حضرت آدم علیہ السلام کے قد کے برابر ہوگا یعنے ان ہی کی ہاتھوں سے ساٹھ ہاتھ کا باقی سب اعضا
اُسی کے موافق اور سب کے سب خوش وضع تینتیس ۳۳ برس کی عمر کے ہونگے اور دم بدم ذکر الٰہی میں شاغل رہینگے
جسطرح لذت ظاہری سی مالا مال ہونگے اسیقدر باطن بھی نور الٰہی سی معمور ہوگا اور بہشت میں ایک درخت
کہ نام اسکا طوبیٰ ہی وہ درخت جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مکان میں لگا ہے اور اسکی شاخ

ہر اُمتی کے مکان میں ہے اور اُس درخت کے پتوں میں ایسا رنگ ہو کہ گویا ہر باغ کا پھول خوشبودار
کھلا ہوا ہے اور جب اُسکے پتوں میں ہوا لگتی ہے تو اسقدر آواز مست آتی ہو کہ گویا گت بجتی ہو روایت ہے
کہ اللہ تعالیٰ کا حکم طوبیٰ کو ہوگا جو چیز میرے بندے تجھ سے طلب کریں فی الفور دیجیو پھر بہشتی اگر گھوڑا طلب
کرینگے یا ناقہ خوبصورت زرین کیجاوہ لگا درخت سے مانگینگے فی الفور یہ دونوں سواریاں بیچ کر طوبیٰ
کے اندر سے نکلینگی اور جس پوشاک کو جی چاہیگا اس درخت سے موجود ہو جائیگی اگر مسواک کو لکڑی تلاش کرینگے
نہ ملیگی اور بہشت کے درختوں میں کبھی پت جھاڑ نہو گا اور سب درخت وہانکے بیجار ہیں اور بعضے روایتوں
میں دیکھا ہی بہشت کا میوہ بارہ بارہ گز کا ہے اور کسی میوے میں گٹھلی نہیں مشارق الانوار کی حدیث میں
لکھا ہے کہ ایک شب حضرت ابراہیم علیہ السلام ہمارے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دکھائی دیئے
کہا اے محمدؐ تم اپنی امت سے میرا پیغام کہو کہ بہشت میں اچھی اچھی نہریں ہیں اور صاف میدان ہوا میں
درخت نہیں اکثر کلمہ تمجید پڑھا کرو کہ اسکی برکت سے تمہارے واسطے بہشت میں درخت پیدا ہوں اور حدیث
میں آیا ہے کہ جو کوئی اللہ کیواسطے یہاں دنیا میں ایکدرخت لگائے اسکے واسطے ایکدرخت جنت میں لگایا جاتا
ہے اور بہشت کو درختوں پر چڑیاں اپنی بولیاں اسقدر خوش آواز اور سوز سے بولتی ہیں کہ اُنکی آواز مست
ہو جائے اور درختوں کے تلے تخت نور کے رکھے ہیں اُنپر فرش سُندسی اور استبرق کے بچھے ہوئے ہیں۔
سُندس باریک لاہی اور استبرق گاڑھے بانے کو کہتے ہیں اور ہر ایک بہشتی کے سرپر موتیوں کا تاج ایسا رکھا
ہوگا کہ ایک ایک تاج کی قیمت تمام جہان کی بادشاہت کے برابر ہوگی اور ہر ایک بہشتی کو سونے
اور روپے اور موتیوں کے کنگن ہاتھوں میں پہنائے جائینگے چنانچہ حق سبحانہ تعالیٰ ہم لوگوں کو خوشخبری
سناتا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ یُدۡخِلُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ یُحَلَّوۡنَ فِیۡہَا
اَسَاوِرَ مِنۡ ذَہَبٍ وَّلُؤۡلُؤًا وَلِبَاسُہُمۡ فِیۡہَا حَرِیۡرٌ ترجمہ اسکا یہ ہے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ داخل کرتا ہے
اُن لوگوں کو کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے بہشتوں میں کہ اسکے نیچے نہریں بہتی ہیں پہنائے جائینگے

کنگن سونے اور موتیوں سے اور لباس انکا بیچ اسکے ریشمی ہے اور جہانتک پانی وضو کا ہاتھ پانو میں پہنچتا ہے
وہاںتک زیور چاندی اور سونے اور موتیوں کا مومنوں کو پہنائینگے یہاں دنیا میں مردوں کے لیے چاندی اور
سونے کا زیور اور ریشمی کپڑا مثل اطلس اور گلبدن کے پہننا بہت منع ہے بلکہ حرام ہے اور چھوٹے لڑکوں کو بھی
ریشمی کپڑا پہنانا ماں باپ کا منع آیا ہے۔ چنانچہ ہدایہ میں بھی اس امر کو ممنوع لکھا ہے ترجمہ ہدایہ کی عبارت
یہ ہے کہ مکروہ ہے کہ پہنائے جائیں لڑکے زیور اور کپڑا ریشمی جیسا کہ حرام ہے بیچ حق مردوں کے پہننا زیور اور ریشمی
کپڑوں کا اور جیسا کہ شراب پینا حرام ہے ویسا پلوانا بھی شراب کا حرام ہے گو کہ آپ پیتا ہو اور شراب کا محصول
بھی لینا حرام ہے اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو یہاں ریشمی کپڑے پہنے اسکو بہشت میں ریشمی
کپڑے نہ ملینگے اور بہشت میں سب کا اخلاق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سا ہوگا اور سب کی خوش
آوازی حضرت داؤد علیہ السلام کی سی ہوگی اور قرطبیؒ سے روایت ہے کہ جب مومنین قبروں سے
اٹھینگے تو حساب و کتاب سب کی زبان سریانی ہوگی اور جب کہ بہشت میں داخل ہونگے تو سب کی زبان
عربی ہوجائیگی روایت ہے۔ کہ بہشت میں بعضے مومن مرد اور عورت اپنی اولاد کو یاد کرینگے اور یوں
دعا مانگینگے کہ الٰہی ہمارے جگر و جان کے ٹکڑے کہاں ہیں ہمنے انکو گود میں پالا تھا وہ لڑکائی میں مرگئے
تھے تو خوب جانتا ہے کہ ہمنے صبر کیا تھا اب تو ہمارے بچوں سے ملادے حق تعالیٰ ارشاد فرمائیگا کہ جو تمہارا
مرتبہ ہے وہ اس مرتبے کو نہیں پہنچے اگرچہ علیحدہ وہ مکان میں سیر کرتے پھرتے ہیں پھر ماں باپ عرض
کرینگے کہ خداوند کریم ہمکو بڑا ارمان ہے کہ ہم انکو دیکھ لیتے پھر اللہ تعالیٰ انکو انکے لڑکوں سے ملوادیگا وہ لڑکے
اپنے ماں باپ سے عرض کرینگے کہ تمنے ہمارے مرنے میں صبر کیا تھا اب اللہ تعالے نے ہم کو تم سے
ملوادیا حدیث میں لکھا گیا کہ جب مومنین حساب و کتاب سے فارغ ہوکر بہشت کیطرف جاوینگے جو عمل نیک
غالب ہوگا اسی عمل کے دروازے سے پکارے جائینگے مثلاً کسی نے بے ریا نمازیں بہت پڑھی ہونگی
اسکو باب الصلوٰۃ سے ملائکہ پکارینگے اور جسنے روزے رکھے ہونگے اسکو باب الریان سے پکارین گے

اور جسنے جہاد کیا ہے اسکو باب الجہاد سے بلاوینگے اور جسنے صدقہ بہت دیا ہی اسکو باب الصدقہ سے
پکارینگے اور جو شخص ہر وقت ذکر الٰہی میں مصروف رہتا ہی اسکو باب الذکر سے پکارینگے۔ یہ حدیث
سنکر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ بھلا کوئی ایسا شخص بھی ہوکہ اسکو
ہر دروازے سے پکارین آپنے فرمایا کہ مجھکو یہ امید ہی کہ تجھ کو فرشتے ہر دروازے سے پکارین نقل کی حدیث
مشکوۃ شریف سے سبحان اللہ کیا اچھا مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق کا ہے کہ انکو ہر دروازے سے ملائکہ پکارین گے
کہ ہمارے در سے ہوکر بہشت میں جانا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی وضو کرتے وقت
سوا کلمہ شہادت کے دنیا کی بات نہ کرے اور جس مسلمان کے تین لڑکے مرگئے ہوں اور اس نے صبر کیا ہو
اور شور غل نہ مچایا ہو اور جس نے پیاسوں کو پانی پلایا ہو اور جسنے یتیم بچے کی پرورش کی ہو اور جو عورت
خدا سے ڈر کر اپنے شوہر کی فرمانبرداری کرتی ہو اور نامحرم مرد کو نہ دیکھا ہو اور اپنے کو زنا سے
بچایا ہو۔ ان سبکو بہشت کے ہر دروازے سے پکارنے کی آواز آئیگی اور بہشت کے ہر درخت کے سایے میں
اور منہ سے گالیاں نہ بکی ہوں اور جس کو چہل حدیث یاد ہو اور جسنے یتیم کی پرورش کی ہو اور عورت مرد
تختوں کے اوپر آمنے سامنے میاں اور بیبیاں تکیے لگائے بیٹھے ہونگے اور آپس میں محبت کی نظروں سے
دیکھتے ہونگے اور شغل میوہ خوری کا کرتے ہونگے چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہی اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّۃِ الْیَوْمَ
فِیْ شُغُلٍ فٰکِھُوْنَ ۞ ھُمْ وَاَزْوَاجُھُمْ فِیْ ظِلٰلٍ عَلَی الْاَرَآئِکِ مُتَّکِـُٔوْنَ۔ لَھُمْ فِیْھَا فَاکِھَۃٌ وَّلَھُمْ
مَا یَدَّعُوْنَ یعنے تحقیق رہنے والے بہشت کے اسدن میوہ خوری کے شغل میں وہ اور بیبیان انکی
سایوں میں اوپر تختوں کے تکیے لگائے ہونگے واسطے انکے میوے ہیں اور واسطے انکے ہے۔ جو کچھ
چاہیں (یعنے سب کچھ موجود ہے) اور حورین بڑی بڑی آنکھوں والیاں بہشت کے خیموں کے
اندر مومنون کے واسطے بناؤ سنگار کرکے بیٹھی ہونگی اور اسقدر ان میں حسن صفائی ہو کہ ستر ستر کپڑوں سے
انکی ہڈی کا گودا دکھائی دیگا اور جو کسی حور کا دنیا میں دوپٹہ آ دے تو تمام جہان خوشبو سے بھر جادے اور

جو کوئی حور دنیا والوں کو صورت دکھاوے یا آواز سناوے تو اہل دنیا کو مارے خوشی کے شادی مرگ ہو جاوے اکثر ایسی حوریں بھی اہل بہشت کے سامنے شرم سے سر نیچے کئے بیٹھی ہونگی چنانچہ اللہ تعالیٰ ہمکو تمکو خوشخبری سناتا ہے وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ یعنے انکے پاس بیٹھی ہونگی حوریں نیچے نگاہ رکھنے والیاں خوبصورت آنکھیں رکھنے والیاں گویا کہ انڈے چھپائے ہوئے ہیں اور وہ حوریں کواریاں ہیں کسی نے انکا بدن نہیں دیکھا نہ چھوا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ یعنے نہیں ہاتھ لگایا انکو کسی انسان نے پہلے ان بہشتیوں کے نہ کسی اور جن نے روایت ہے کہ حوریں بہشت میں مردوں سے کہینگی کہ شکر ہے خدا کا کہ جسنے ہمارا شوہر تمکو بنا دیا اب ہم تمکو چھوڑ کر کہیں نہ جائینگے ہماری آنکھیں تمکو دیکھکر خوش ہوئیں اور تمہاری آنکھیں ہمکو دیکھکر ٹھنڈی ہوئیں روایت ہے کہ بہشت میں کوئی مرد بغیر عورت کے نہ رہیگا کسی کے پاس دو دو اور کسی کے پاس چار چار بیبیاں ہونگی اور یہاں دنیا میں جس عورت نے کئی شوہر کئے ہونگے پہلے جسکے نکاح میں ہوئی ہوگی وہی خاوند اوسکو ملیگا اور ہر ایک مسلمان کو ستر یا بہتر حوریں صحبت کے واسطے ملینگی ایک طرف حوریں ہونگی اور ایک طرف نکاحی بیبیاں خاوندوں کے پاس محبت سے بیٹھی ہونگی اور جب مرد حوروں سے محبت کرینگے تو بیبیاں رشک نہ کرینگی اور جب عورتوں کے پاس رہینگے تو حوریں برا نہ مانیں گی جب مرد حوروں سے صحبت کرینگے تو اپنی بیبیوں کے مزے بھول جائینگے اور جب بیبیوں کے پاس رہینگے تو حوروں کے مزے فراموش کرینگے اسیطرح ہمیشہ ہوا کریگا مگر پھر بھی عورتیں اور حوریں باکرہ رہا کرینگی حدیث میں آیا ہے کہ جو عورت اپنی شوہر سے محبت رکھتی ہو اور اپنے تئیں دوسری عورتوں سے اچھا نہ جانتی ہو اور زیور اور لباس پہنکر اترا نہ جاتی ہو اور نامحرم مرد کو آنکھ سے نہ دیکھتی ہو اور سوتے وقت اپنے شوہر کا بچھونا کر دیتی ہو تو اس عورت کا بہشت میں ایسا حسن و جمال ہوگا کہ حور بہشت کی شرمندہ ہو جاویگی ۔ اور اس عورت کے پاس

حوریں لونڈیوں کی طرح خدمت میں حاضر رہا کرینگی لکھا ہے کہ جب مرد بہشت میں حوروں سے مباشرت کر چکینگے تو ایسی خوشبو پھیلے گی کہ جیسے گلاب کی ہو بہشت میں ناپاکی نہیں ہے اور نہانے کی حاجت کبھی نہوگی حدیث میں وارد ہے کہ بہشت میں اللہ تعالیٰ اکثر حوروں سے فرمایا کرتا ہے کہ تم اپنے اپنے خاوندوں کی صورت دیکھو گی وہ عرض کرتی ہیں کہ یارب ہاں ہمارے شوہر کو دکھا دے تب حق تعالیٰ اُنکی آنکھوں سے حجاب دور کرتا ہے اور وہ حوریں اُن لوگوں کو دیکھتی ہیں کہ جو ماہ رمضان میں روزہ رکھتے ہیں اور جو لوگ دنیا میں اچھی نصیحتیں کرتے ہیں اور بُری باتوں سے روکتے ہیں اور جو امانت میں خیانت نہیں کرتے اور ہر وقت کی نماز کے بعد دس بار سورہ قل ہو اللہ پڑھا کرتے ہیں اور جو لوگ جھوٹ بولنے سے پرہیز کرتے ہیں اور اُن نیکبخت مردوں پر وہ حوریں نظر کرتی ہیں کہ جنکو حوریں سناتی ہیں پھر وہ حوریں عرض کرتی ہیں کہ یارب اِن سبکو تو ہمارا شوہر بنادے کہ ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں یہ سنکر حق تعالیٰ ارشاد کرتا ہے کہ یہ لوگ بہشت میں آئینگے تم اُن کی خدمتمیں ہمیشہ رہوگی روایت ہے جو عورت اپنے خاوند کو ستا کر مر گئی ہو اور حالانکہ خاتمہ بخیر ہو گیا ہو پھر جب وہ عورت بہشت میں جائیگی تو حوریں بہشتی اُس عورت و تشنیع سے کہینگی کہ اے نادان تونے اپنے شوہر کو کیوں ستایا تھا چند روز کیواسطے تیرا خاوند دنیا میں تیری پاس رہا اور تونے اُسکی خاطر داری نہ کی اب تیرا خاوند ہمکو ملا ہی ہم اُسکی فرمانبرداری مثال لونڈیوں کے کرینگے حدیث میں نقل ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ بہشت میں ایک ایک مرد کو ستر ستر حوریں ملیں گی اور بیبیاں علاوہ بھلا سب سے مجامعت کیونکر کریں گے قوت نہ گھٹ جائیگی آپنے فرمایا کہ بعد مجامعت کے پھر ویسی ہی قوت باقی رہیگی بلکہ رنگ اور روپ بڑھتا جائیگا اور ایک ایک مرد کو کئی کئی پہلوانوں کی طاقت عطا ہوگی اور بہشت کے خوبصورت لڑکے نورانی شکلیں وہانی لباس پہنے ہونگے اور انکی آنکھیں ایسی خوشنما کہ گویا موتی کوٹ کوٹ کر بھرے ہوں لڑکوں کا نام غلمان ہی چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

وَیَطُوفُ عَلَیْھِمْ غِلْمَانٌ لَّھُمْ کَاَنَّھُمْ لُؤْلُؤٌ مَّکْنُوْنٌ ۝ یعنے گرد پھرینگے اور تصدق ہونگے
ان پر یعنی بہشتیوں پر غلمان گویا کہ وہ موتی چھپائے ہوئے ہیں اور حدیث میں روایت ہے کہ جو کافروں کے لڑکے نابالغ عمر
میں مرجاتے ہیں انکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حق تعالی سے دعا کرکے بہشت میں اپنی امت کیواسطے
مانگ لینا ہے وہ لڑکے اچھی اچھی صورتیں بنکر بہشت میں جائینگے وہاں ان لڑکونکی پاکیزہ شکلیں ہوجائینگی
اور انکی ایسی صورتیں حسین ہونگی کہ چودہوین راتکا چاند پھیکا پڑجائیگا اور وہ لڑکے بہشت میں امت
محمدی پر عاشق ہوجائینگے اور خادموں کی طرح دل وجان سے بہشتیونکے قربان ہونگے جیسا کہ حق تعالی
ارشاد فرماتا ہے وَیَطُوفُ عَلَیْھِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ اِذَا رَاَیْتَھُمْ حَسِبْتَھُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا یعنے
اور طواف کرینگے اوپر انکے لڑکے ہمیشہ رہنے والے یعنے وہ لڑکے ہمیشہ بہشتیونکے پاس بیٹھے رہینگے جب
تو دیکھے گا اے محمد ان لڑکوں کو تو گمان کریگا یہ موتی بکھرے ہوے ہیں یعنے ان کے چہرے ایسے
خوبصورت ہونگے کہ حضرت کو بھی معلوم ہوگا گویا سچے موتی ہیں اسقدر آب تاب انکے چہروں میں
ہوگی وہ لڑکے غلمان اور حورین ہر ایک مسلمان کو کٹوروں میں شراب طہور بھر بھر کر پلائیں گے
اور بہشت میں نہ نماز ہے نہ روزہ مگر سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ہ
اکثر پڑھا کرینگے اور بہشت میں سب مسلمان اپنے اپنے یاروں کے گلے میں ہاتھ ڈالکر خوشی بخوشی
پھرتے ہونگے اور اگر بعض یار یا بھائی اتفاقاً ایک جا نہونگے اور قصد کرینگے انسے جاکر ملینگے تو
انکو تخت اڑا کر ان یاروں اور بھائیوں کے پاس پہنچا دیگا اگرچہ ہزاروں لاکھوں کوس پر ہوں اور
جب ملاقات کرینگے تو سلام علیک کہکر مبارکبادیاں دینگے پھر وہ یار آپسمیں ملکر کہینگے کہ یارو انکا
حال ہمکو معلوم نہیں کہ جنکو دنیا میں نیک نصیحت کرتے تھے اور نماز پڑھنے کی تاکید کرتے تھے اور
انسے رسمیں کفر اور شرک کی چھڑاتے تھے لیکن وہ نہ مانتے تھے حکم ہوگا وہ لوگ دوزخ میں پڑے جلتے ہیں
پھر عرض کرینگے کہ الٰہی ہمکو انکا حال دکھادے حکم ہوگا کہ اپنے اپنے بالاخانوں پر جاؤ اور دوزخیوں کا

حال دیکھ آؤ کہ کس طرح گندی ہے پھر سب مرد و زن کو ٹھونپر جاینگے اور کھڑکیاں خود بخود کھل!
جائینگی اور حجاب اُن کی آنکھوں سے دور ہو جائیگا پھر دیکھینگے کہ ہزاروں اور لاکھوں کوس تک دوزخ کی آگ مثل
دریا سمندر کے پھیلی ہوئی ہے اور بڑے بڑے ستون اور پہاڑ آگ کے کھڑے ہیں اور تمام دوزخی مثل
کیڑوں کے اوپر تلے کلبلاتے ہیں اور کوڑی عذاب کے مارے جاتی ہیں اور فریاد کرتے ہیں کہ یا اللہ تو
ہمکو دوزخ سے نکال اب ہم اچھے کام کرینگے چنانچہ اللہ تعالیٰ اُن دوزخیوں کے حال سے خبر دیتا ہے۔ وَھُمْ
یَصْطَرِخُوْنَ فِیْھَا ۚ رَبَّنَا اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَیْرَ الَّذِیْ کُنَّا نَعْمَلُ ؕ یعنے اور دوزخی چلائینگے بیچ
اُسی دوزخ کے کہ ای پروردگار ہمارے نکال ہمکو ہم عمل کرینگے اچھے سوائے اُسکے جو تھے عمل کرتے
پہلے ہم گناہ کے کام کرتے تھے اب تو ہمکو دوزخ سے نکال کہ ہم اچھا کام کرینگے حق تعالیٰ اُنکو جواب میں
فرمائیگا اَوَلَمْ نُعَمِّرْکُمْ مَّا یَتَذَکَّرُ فِیْهِ مَنْ تَذَکَّرَ وَجَآءَکُمُ النَّذِیْرُ ؕ یعنے کیا نہیں عمر دی تھی
ہمنے تمکو اسقدر کہ نصیحت پکڑے بیچ اُسکے جو کو نصیحت پکڑتا ہو اور آیا تمہارے پاس ڈرانیوالا یعنے بڑھاپے
اور بال سب سفید دیکھکر تو گناہوں سے توبہ کی ہوتی بڑھاپا دیکھکر بھی تمکو خوف نہ آیا اور بُرے کام کیے گئے
شرماتے نہیں اب فریاد تمہاری سنی نہ جائیگی پھر جنتی یہ عذاب دوزخیوں کا دیکھ کر پوچھینگے جیسا کہ
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فِیْ جَنّٰتٍ ۛ یَتَسَآءَلُوْنَ عَنِ الْمُجْرِمِیْنَ مَا سَلَکَکُمْ فِیْ سَقَرَ ؕ قَالُوْا لَمْ نَکُ
مِنَ الْمُصَلِّیْنَ ۙ وَلَمْ نَکُ نُطْعِمُ الْمِسْکِیْنَ ۙ وَکُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِیْنَ ۙ یعنی بہشتی لوگ بہشت میں
پوچھتے ہونگے گنہگاروں سے کہ کس چیز نے ڈالا تمکو بیچ دوزخ کے کہینگے کہ نہ تھے ہم نماز پڑھنے والوں سے
اور نہ تھے ہم کھانا کھلاتے فقیروں کو اور تھے ہم بحث کرتے ساتھ بحث کرنیوالوں کے اور ہمکو نصیحت اہل دین
کرتے تھے ہم اُس نصیحت سے منہ پھیر لیتے تھے اور ہم وعظ کے سُننے سے یوں بھاگتے تھے کہ جیسے گدھا
شیر کو دیکھ کر بھاگتا ہے چنانچہ اللہ تعالےٰ نے ہمارے حق میں فرمایا ہے فَمَا لَھُمْ عَنِ التَّذْکِرَةِ
مُعْرِضِیْنَ ۙ کَاَنَّھُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ۙ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ؕ یعنے پس کیا ہوا ہے

اُنکو نصیحت اور وعظ سے منہ پھیرتے ہیں گویا کہ وہ گدھے ہیں بھڑکنے ہوئے بھاگتے ہیں شیر سے
وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِیْ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ۔ یعنے اور کہینگے دوزخی کہ اگر ہم سنتے ہوتے
(یعنے وعظ سنکر عمل کرتے) یا عقل رکھتے تو نہ ہوتے ہم رہنے والے دوزخ کے جیسیا ہمنے کیا ویسا بھگتنا
اہل جنت یہ حال دوزخیونکا دیکھکر بالاخانون سے نیچے اُتر آوینگے پھر حورون اور اپنی اپنی بیبیون سے
مشغول ہونگے اور دوسری روایت میں یوں آیا ہی کہ بہشت کے دالانول میں دوزخ کی طرف
کھڑکیاں ہو جاوینگی بہشتی لوگ اُن کھڑکیوں میں بیٹھکر دوزخیونکو دیکھینگے کہ آگ کے بچھونول پر بیٹھے ہیں
اور آگ کے بالاپوش اوڑھے ہیں جیسا کہ قرآن شریف میں خبر ہی مِنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ
یعنے واسطے اُنکے دوزخ سے بچھونا ہے اور اوپر بھی اُنکے بالاپوش ہیں یہ حال دیکھکر جنتی پکارینگے چنانچہ
حق سبحانہ تعالے فرماتا ہے وَنَادٰۤى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا
رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ؕ قَالُوْا نَعَمْ یعنے اور پکارینگے رہنے والے
بہشت کے دوزخ کے رہنے والونکو یہ کہ تحقیق پایا ہمنے جو کچھ کہ وعدہ کیا تھا ہمارے رب
نے سچّا پس کیا پایا تم نے جو کچھ کہ وعدہ کیا تھا تمہارے پروردگار نے سچا دوزخی کہیں گے
کہ ہاں کہ ہمنے خدا کی عبادت سے منہ پھیرا تھا اور اُس کی آیتوں میں ٹھٹھا کرتے تھے حق سبحانہ
تعالیٰ نے فرمایا ہے فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَیْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِیْنَ ۙ پس پکاریگا
ایک پکارنیوالا درمیان اُنکے کہ لعنت ہوجیو اللہ کی ظالمون پر یعنے اسوقت ایک فرشتہ بول اُٹھے
گا کہ اے دوزخیو تم پر لعنت ہو خدا کی کہ تم ظالم تھے خدا کا کہنا نہ مانتے تھے پھر دوزخی بدحواس ہو کر کمال
عاجزی کیساتھ ہاتھ پھیلا کر جنتیون کو خوشامد سے پکارینگے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
وَنَادٰۤى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِیْضُوْا عَلَیْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ؕ قَالُوْۤا
اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِیْنَ ترجمہ اُس کا یہ ہے کہ اور پکارینگے رہنے والے آگ کے

بہشت والونکو یہ کہ ڈال دو اوپر ہمارے کچھ پانی سے یا اُس چیز سے کہ رزق دیا تمکو اللہ تعالےٰ نے
(یعنے ہم دوزخ میں جل رہے ہیں بھوک و پیاس ہمکو مارے ڈالتی ہے ایسی ہمکو بھوک و پیاس دنیا
میں نہ لگتی تھی جس طرح یہاں مارے تشنگی اور اشتہا کے چلے جاتے ہیں) یہ بات سُنکر بہشتی لوگ
جواب دینگے کہ تحقیق اللہ نے حرام کیا اُن دونوں کو (یعنے بہشت کی پانی اور کھانوں کو) کافروں کے اوپر
تھے تو اپنے دین کو کھیل اور تماشے میں کاٹا تھا اور فریب میں ڈالا تھا اُنکو دنیا کی زندگی نے اور تم
خدا کی آیتوں سے انکار کرتے تھے آج تمکو اللہ نے بھلا دیا جیسا تم بھلا بیٹھے تھے آج کے دن
کو پھر اللہ تعالیٰ فرمایگا کہ اے بہشت والو اب کھڑکیاں اپنی اپنی بند کرلو یہ بہشت تمہارے
ورثے میں ہو چکی ہے چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِیْ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ ۝ یعنے اور یہ بہشت جو وارث کئے گئے تم اسکے بسبب اُس چیز کے کہ تھے تم کرتے
(یعنے اعمال نیک) لَكُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝ واسطے تمہارے بیچ اُسکے میوہ ہے
بہت اُسمیں سے کھاتے ہو تم اہل جنت یہ فرمان سُنکر اپنی کھڑکیاں بند کرلینگے اور اپنے تختوں پر
آ بیٹھیں گے اور پرند جانوروں کے جھنڈ اُڑتے ہونگے جب جی چاہیگا کہ ہم اس چڑیا کے کباب
کھائیں اُسیوقت اُس چڑیا کے کباب تیار ہو کر آئینگے جب اہل جنت کھائینگے تو بہشت کے
میوے کا مزہ بھول جائینگے چنانچہ اللہ تعالیٰ بھی خبر دیتا ہے وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝ اور گوشت
چڑیوں کے ہیں اُس قسم سے کہ چاہینگے یعنی جب کہ قصد کرینگے اسیوقت ملجائیگا اور بہشت میں فرشتے
اہل جنت سے ملاقات کیا کرینگے بلکہ مصافحہ بھی کرینگے روایت ہے کہ بہشت میں ایک عورت اپنے
رب سے عرض کریگی کہ خداوندا میرا جی چاہتا ہے کہ میں پیٹ سے ہو جاؤں حکم ہوگا کہ اچھا پھر اُسکو خود
بخود عمل رہ جائیگا پھر وہ عورت دو تین گھڑی کے بعد ایک لڑکا خوبصورت جنے گی اسیوقت وہ لڑکا
جوان ہو جائیگا اور جننے کے وقت اُس عورت کے ذرہ درد نہوگا نہ خون نکلے گا بلکہ وقت جننے کے

ایک لذت پیدا ہوگی **نقل ہی** کہ بہشت میں ایک شخص اپنے پروردگار سی عرض کریگا کہ الٰہی میرا جی
کھیتی کرنے کو چاہتا ہے حق تعالیٰ فرمائیگا کہ اے شخص ہرصون بھرا تیرا پیٹ کھیتی کرنیسے اب تک
نہیں بھرا وہ عرض کریگا کہ اے رب البتہ میرا پیٹ تو نعمتون سی بھر گیا اسوقت میرے دل میں بھی یہی خیال
آگیا۔ پس اسیوقت دو فرشتے بیلونکی شکل بنجائینگے اور ایک ہل سونے کا موجود ہو جائیگا وہ شخص
ان بیلونپر ہل رکھکر کھیت جوتنے گا جسوقت آگے کیطرف جوتتا ہوا جائیگا پیچھے سی کھیت سرسبز
پائیگا اور خودبخود وہ کھیت کٹ ڈھیر لگ جائیگا یہ معاملہ دیکھکر بہت خوش ہوگا پھر کہیگا کہ سب
تعریف واسطے اللہ کے ہی کہ یہاں سب طرح کی آسانی کردی اب کچھ تھوڑا حال دیدار پروردگار کا سننا
چاہئے کہتے ہیں کہ جب بہشتی بہشت میں طرح طرح کی نعمتیں چکھینگے اور انواع انواع عجائبِ جنت
کے دیکھینگے سب نعمتوں سے عمدہ ترین نعمت دیدار خدا کا ہے وہ مومنوں کو عنایت ہوگا اور منکر لوگ
اس سی محروم رہینگے اور اس نعمتِ دیدار کا ملنا دلائل عقلی اور نقلی سے ثابت ہی سوائے فہون کے
کوئی انکار نہیں کرسکتا سب دلیلونکا لکھنا تو ان اوراق کوتاہ میں کہاں ممکن ہے لیکن نہ ہونے کے
لئے چار دلیلیں دو قسم کی مع چار شبہوں منکرین دیدارِ خدا کے مذکور ہوئی ہیں **دلیل پہلی** دیدار
کی پہلی قرآن مجید سے یہ آیت شریف ہے کہ وُجُوهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ یعنے کتنے منہ
اس دن بشاش اور تازہ اپنے رب کی طرف نظر کرتے ہونگے ظاہر ہی کہ نظر کرنا کسی چیز کیطرف یہی ہی
کہ اس چیز کو دیکھے پس یہاں بھی نظر کرنا طرف خدا کی یہی ہی کہ خدا کو دیکھے اب دیدار کا اس آیت
موصوفہ سے ثابت ہو چکا اور جو لوگ ناظر کو بمعنے منتظر یا انتظار کہتے ہیں وہ لغت کی رو سے یہاں پر صحیح نہیں
کیونکہ محاورہ عرب میں لفظ نظر کا جب وجوہ کے ساتھ آتا ہی تو منتظر یا انتظار کے معنی نہیں ہوتے
دیدار ہی کے معنے ہوتے ہیں اس کی تحقیق بڑی تفسیرون میں موجود ہی جسکو خواہش ہو دیکھ لے اور
عقل سلیم بھی اسی پر حاکم ہے یہان ناظرہ کے معنے دیدار ہی کے ہیں نہ منتظر اور انتظار کے کیونکہ

یہاں پر بیان نعمت اور رفاہیت کا ہے پھر جب حصولِ نعمت اور رفاہیت میں انتظار حائل ہوا
تو نعمت اور رفاہیت کہاں ہے کو ہوئی بلکہ بحکم اَلْاِنْتِظَارُ اَشَدُّ مِنَ الْمَوْتِ کے یہ نوع عذاب ہوا
پس معلوم ہوا کہ یہاں نظر کے معنے دیدار کے ہیں نہ انتظار کے اور دلیل دوسری دیدار کی
یہ آیت شریف ہے کَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ۵ یعنے بیشک منکر لوگ اپنے
رب سے اُس دن آڑ میں ہونگے اِس آیت سے بھی صاف ظاہر کہ مومنین تو اس نعمت سے یعنے
دیدار رب سے مشرف ہونگے اور منکرین بر طرف معلوم ہوا کہ مومنین و مخلصین اپنے رب کے سامنے جاوینگی
اور منکرین اور منافقین آگے نہ آنے پاوینگے سچ ہے کہ اگر مومن اور کافر دونوں اللہ تعالےٰ سے
بے پردہ ملیں تو فرق مقبول اور مردود میں کسطرح رہے اِسی تفرقے کو واسطے تو لفظ محجوبون لام
تاکید کے ساتھ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے تا مومن امیدوار ہیں اور منکر دیدار بار ناامیدی کا
سہیں اور یہی باعث تھا کہ حضرت موسیٰؑ اپنی قوم کے ساتھ کہ اکثر انمیں منکر دیدار تھے کوہ طور پر
گئے اور سب کے لیئے طالب دیدار ہوئے تو حکم لَنْ تَرَانِیْ پہونچا یعنے اے موسیٰ تو جو چاہتا ہے کہ مجھے اس
قوم کے ساتھ دیکھے تو ان منکروں کا دیکھنا نہیں ممکن نہ دنیا میں نہ عقبے میں ہاں تو اور تیری فرمانبردار
لوگ وہ البتہ عالم جاودانی میں میری عنایت سے دیکھینگے دنیا میں وہ بھی نہیں دیکھ سکتے کہ
کہ چشم دنیاوی طاقت میرے دیکھنے کی رکھتی تو ہلاک ہو جاتی پس معنی لَنْ تَرَانِیْ کے نہ دیکھنا دنیا میں نہ عالم
عقبی میں و اِلّا لازم آویگا کہ موسیٰؑ مسئلہ الٰہیات کا بھی نہ جانتے تھے جو ایسا سوال محال بیباک کر بیٹھے
حالانکہ انبیائے مرسلین سوال محال سے پاک ہیں رہ گئی یہ آیت لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ
الْاَبْصَارَ جسکے معنے یہ ہوئے کہ خدا کو آنکھیں نہیں پاسکتیں اور خدا آنکھونکو پا سکتا ہے تو اس سے نفی
کرنا دیدار کا بہت بے جوڑ بات ہے کیونکہ ادراک اور روایت میں بڑا فرق ہے ادراک کہتے ہیں حقیقت
شئی کی دریافت کرنیکو اور روایت کہتے ہیں صرف دیکھنے کو جیسا کہتے ہیں کہ ہم نے ماہتاب کو دیکھا

پس یکھا تو ثابت ہؤا لیکن حقیقت ماہتاب کو نہ پہونچے کیا شے ہی پس اسیطرح ہم اللہ کو دیکھینگے مگر
اُس کی حقیقت کو نہ دریافت کر سکینگے اسی کا بیان اس آیت لَا تُدْرِکُہُ الْاَبْصَارُ میں ہی پس اس آیت میں
دیدار خدا کی نفی نہیں نکلتی بلکہ نفی دریافت کرنے حقیقت خدا کی ہی کہ خدا کیا چیز ہے اور اسی لیئے
بزرگون نے بھی فرمایا ہی شعر آنکہ کُنہ حقیقتش برتر + از قیاس و گمان و وہم خیال + یہ دو دلیلین
اثبات رویت کی مع خدشات منکرین ہو چکین اب دو دلیلین ثبوت دیدار کی حدیث شریف
سے بیان ہوتی ہیں وہ یہ ہیں دلیل پہلی عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
سَتَرَوْنَ رَبَّکُمْ عِیَانًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ کُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ اِلَی الْقَمَرِ لَیْلَۃَ
الْبَدْرِ فَقَالَ اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّکُمْ کَمَا تَرَوْنَ ھٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِیْ رُؤْیَتِہٖ ترجمہ مشکوۃ شریف
میں آیا ہے جریر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق تم دیکھو گے اپنے
پروردگار کو آشکار چشم سر سے اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ کہا اسی راوی نے کہ ہم بیٹھے
تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس دیکھا آپ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف پھر
فرمایا کہ تم دیکھو گے اپنے پروردگار کو جیسا کہ دیکھتے ہو اس چاند کو کہ نہ رد اور نہ انکار کرو گے حق کی
روایت میں یہان سے صاف دیدار حق ثابت ہؤا کہ کسیکو دم مارنیکی جگہ نہیں شرح عقاید نسفی
میں لکھا ہے کہ حدیث سَتَرَوْنَ رَبَّکُمْ کی بہت مشہور ہے اُسکو اکیس صحابی جلیل القدر نے روایت کیا ہے
اور اس حدیث سے جو منکر کہ الزام جسمیت کا دیتے ہیں بڑی بے سمجھی کی بات کہتے ہیں کیونکہ یہان
تشبیہ مرئی کی مرئی سے جہت اور مکان میں نہیں بلکہ رویت کی رویت سے ہی اور ایسی تشبیہ قرآن
اور حدیث میں جگہ وارد ہو مثلاً اسی آیت شریف میں کہ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ
نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ الخ پس جو کوئی مرفع تشبیہ کا یہان جواب دیگا وہ عین ہمارا مدعا ہی اور دلیل دوسری
حدیث سے دیدار کی یہ ہے۔ عَنْ اَبِیْ رَزِیْنِ الْعُقَیْلِیِّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَکُلُّنَا یَرٰی رَبَّہٗ

مُخْلِیًا بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قَالَ بَلٰی قُلْتُ وَمَا اٰیَةُ ذٰلِكَ فِیْ خَلْقِهٖ قَالَ یَا اَبَا رَزِیْنٍ اَلَیْسَ کُلُّکُمْ یَرَی الْقَمَرَ لَیْلَةَ الْبَدْرِ مُخْلِیًا بِهٖ قَالَ بَلٰی قَالَ فَاِنَّمَا هُوَ خَلْقٌ مِّنْ خَلْقِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَجَلُّ وَاَعْظَمُ

یعنے مشکوٰۃ میں ابورزینؓ روایت کرتے ہیں کہا انھوں نے کہ عرض کیا مین نے یا رسول اللہ کیا ہم سب اپنے رب کو تنہا دیکھنگے قیامت کیدن آپنے فرمایا کہ ہاں دیکھینگے عرض کیا کہ کیا نشان ہے اس دیکھنے کا اسکی خلق میں فرمایا کہ اے ابورزین کیا نہیں دیکھتے تم لوگ چاند کو چودہویں رات میں تنہا عرض کیا راوی نے کہ ہاں دیکھتے تو ہیں پس فرمایا حضرت نے چاند ایک مخلوق ہے اللہ کی مخلوقات سے اور اللہ تو بہت بزرگ اور بڑا ہے یعنے خدا کا دیکھنا عقبے میں ایسا صاف ہی جیسا چاند کا دنیا میں لیکن مثال خالق کی مخلوقات سے درست اور خوب نہیں آتی کیونکہ اللہ بہت بزرگ اور بڑا ہے فقط راوی کے سمجھانے کی یہاں مثال دی پس یہاں جسمیت نہیں لازم آتی اور دیدار کی بات ثابت ہوتی ہے اور قطع نظر مذہب اہل سنت وجماعت کی ہرچند امامیہ تبعیت معتزلہ شک لاتے ہیں مگر انکی کتابوں سے بھی دیدار خدا کا ثابت ہوتا ہی ذرہ غور کرکے دیکھیں چنانچہ صحیفۂ کاملہ میں حضرت امام سجادؑ یوں فرماتے ہیں

هٰذَا مَقَامُ مَنِ اسْتَحْیٰی لِنَفْسِهٖ مِنْكَ وَسَخِطَ عَلَیْهَا وَرَضِیَ عَنْكَ فَتَلَقَّاكَ بِنَفْسٍ خَاشِعَةٍ

یعنے یہ مقام اس شخص کا ہی کہ شرم کرتا ہی تجھ سے بسبب نفس اپنے کے اور غضبناک ہی اس نفس پر اور راضی ہے تجھ سے پس ملاقات کی تیری ساتھ نفس گڑگڑانے والے کے اور زاد المعاد میں بھی یہ دعا لکھی ہے کہ حضرت امام زین العابدینؑ نے یوں عرض کیا فَلَا وَرَبِّ لِیْ سِوَاكَ وَاَعْطِنِیْ مَا سَأَلْتُكَ وَاٰمِنْ خَوْفِیْ یَوْمَ اَلْقَاكَ یعنے پس نہیں تیرے سوا کوئی میرا رب عطا کر جو میں نے مانگا اور امن دے خوف سے جسدن میں تیری ملاقات کرون اور حق الیقین کا الشغیہ میں حضرت امام سجاد نے فرمایا ہی کہ حق تعالیٰ یوں فرماتا ہے اَشْکُرُ لِلّٰهِ مَا شَکَرَنِیْ وَاَقْبَلُ مِنْ فَضْلِهٖ وَاُرِیْهِ وَجْهِیْ یعنے میں شکر کرتا ہوں اسکا جو شکر کرتا ہے میرا اور روبرو دونگا اس کے تئیں اپنے فضل سے اور اس کو

میں اپنا منہ دکھاؤنگا اب ذرہ دعاؤن کے لفظون اور معنونکو خوب غور کیجئے کہ سوائے دیدار کے اور
بات نہیں نکلتی پس اگر دیدار ممکن نہ ہو تو امام علیہ السّلام کیون طلب عبث کرتے اور عشق اور
اشتیاق روایت جمال خالق ذوالجلال میں کیون دم بھرتے سنا ہی کہ بعضے دشمنان عقل و دین کہتے ہیں کہ لقا کا
لفظ یہان اور جہان کہین آیا ہے مراد اس سے جزا ہے سو یہ تاویل بہت موٹی ہی کیونکہ اگر لقا کی معنی
جزا کے آئے ہونگے تو اپنی جا پر ہونگے ہر جگہ پر نہیں ہو سکتی خاص اُن دعاؤن میں کہ تلقاک اور القاک
بصیغہ ماضی اور متکلم واقع ہی کیونکہ اگر لقا کے معنی جزا کے ان دعاؤں میں ہون تو دعاؤن کی یہ معنی ہونگی کہ یہ بندہ
راضی ہی تجھسے اور جزا دی اس بندی نے تجکو اور اے اللہ دے مجکو جو مانگا میں نے تجھ سے اور امن دے
خوف سے جس روز جزا دونگا میں تجھکو پس جزا دینا جو خدا کا کام تھا بندونکو وہ بندون نے جزا دی
خدا کو ہنسی کی بات ہی کوئی باریک بین ماہر قواعد کا اس بات کو پسند نہ کریگا خلاصہ کلام کا یہ ہے کہ
یہ مسئلہ روایت کا کتب امامیہ سے بھی ثابت ہی اور بعضے کند فہم کہتے ہیں کہ خدا جسم سے پاک ہی اور جب دیکہنا
تجویز ہوا تو جسمیت لازم آئی سو یہ بات بے ٹھکانے ہی کیونکہ خدا قادر ہی اس بات پر کہ بے جسم مرئی ہو
جیسا قادر ہے اس بات پر کہ بے جسم اور بے چشم رائی یعنے ساری خلق کو دیکھتا ہے پس جو دفع
اس جسمیت کا جو بدوگے وہی اُس جسمیت کا ہی اور جسکو زیادہ ایسے دلائل دیکہنے منظور ہون تو
شہر لکھنؤ میں میرے ایک دوست دیندار جامع فضیلت و قامع شرک و بدعت فاضل کامل
عالم بے بدل مقبول بارگاہ آلہ مولانا محمد لطف اللہ صاحب نے شرح چہل حدیث کی جو اُردو
نظم میں تصنیف کی ہے اس میں دیکھے خدا چاہی تو بیماری شبہات سے شفا پائیگا یہان بطریق نمونے
کے چند باتین اثبات رویت میں مذکور ہوئیں وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ اب میں اصل مطلب
پر آتا ہون کہ جب بہشتی لوگ بہشت میں اسّی ہزار برس تک عیش و آرام میں اصل رہیں گے
تو اللہ تعالےٰ کا فرمان فرشتون کو ہوگا کہ تم ایک ایک خوان اپنے اپنے سرون پر رکھکر

ـه اگر دیدار میں رنگ وجسم و مکان ہونگے تو کلام الہی میں جو بالاتفاق ثابت ہے کیا جواب دوگے کیونکہ کلام الہی میں ہی حرف اور آواز کا ہونا لازم ہی پس جب کلام الہی بھی بے حرف و صوت ہو سکتا تو دیدار بھی بے رنگ و جسم ہوگا ۱۲

بہشتیون کے مکانوں میں جاؤ یہ حکم باری سُن کر چند ملائکہ نور کے خوان اپنے اپنے سروں پر رکھکر
بہشتیون کے مکانوں پر آوینگے اور غلامان سے فرماوینگے کہ حورونکو بُلا کر کہو کہ یہ خوان مکانون کے اندر
پہونچاؤ غرضیکہ جب وہ خوان حورین مکانونکے اندر صحن میں رکھیں گی تو اکثر اہل جنت تماشے کو آئیں گے
کہ ان خوانوں میں کیا ہے اسیوقت ملائکہ باواز بلند کہینگے کہ اے اہل جنت اللہ تعالیٰ نے تم کو سلام
کہا ہے اور ان خوانوں میں تحفے بھیجے ہیں یہ بات سُنکر بہشتی بہت خوش ہونگے بقول اس مصرع
کے ع کہاں نصیب کہ آوے سلام دلبر کا + پھر جب ایک خوان سے سرپوش اُٹھاوینگے تو اس میں
سیب پاوینگے پھر مارے خوشی کے اُسکو تراشیں گے تو ایک حور ایسی خوش لقا نکلے گی کہ سب حوریں
اپنا اپنا منہ چھپائیں گی اور اُس کی پیشانی میں ایسی چمک ہوگی کہ بہشت کے مکانوں پر عکس
پڑے گا اور بہشتی لوگ اُسکو دیکھکر عاشق زار ہو جاوینگے تب وہ حور بولیگی کہ اے بہشتیو تم مجکو
مجھکو دیکھ کر مبتلا اور فریفتہ ہوئے ہو اس رقعے کا تو مطالعہ کرو کہ اس میں کیا لکھا ہے پھر اہل جنت اس
رقعے کو پڑھیں گے اُس میں یہ مضمون لکھا ہوگا کہ اے بندو میرے تم جنت کے ناز و نعمت میں ایسے
مشغول ہوئے کہ ہمکو بھول گئے اب آؤ تم کو ایسی چیز دکھاؤں کہ تم نے نہ آنکھوں سے دیکھی ہو اور نہ
کانوں سے سُنی ہو کہ وہ میرا دیدار ہے اب تم اپنے اپنے براق پر سوار ہو کر جنۃ الفردوس پر آؤ اور
لذت اُٹھاؤ یہ خوشخبری سُن کر سب مومنین براقوں پر سوار ہو کر عرش کے نیچے اکٹھے ہوں گے وہاں
ایک میدان ہے وہاں نہ حور نہ غلمان ہیں اور نہ باغات ہے نہ قصور ہیں فقط ایک عالم نور ہے اُس میں
کرسیاں زر اور زمرد اور یاقوت اور زبرجد کی ہر ایک کے رتبے کے موافق رکھی جاوینگی انپر اہل دیدار
براقوں سے اُتر کر آ بیٹھیں گے اور بعضے غریب لوگ مشک اور عنبر کے چبوتروں پر بیٹھ جائیں گے
مگر اسوقت کسی کے رتبے کی پستی اور بلندی کا لحاظ نہ ہوگا سب اپنے اپنے مقام پر خوش و خرم
اور محفوظ بیٹھے رہینگے وہاں سے اُٹھنے کو کسیکا جی نہ چاہیگا ترمذیؒ نے بریدہ رضی اللہ عنہ سے

روایت کی ہے کہ اس میدان میں ایک سو بیس صفین تمام مسلمانون کی کھڑی ہون گی اُن میں سے
جناب رسالتمآب کی اُمت مرحومہ کی اسی صفیں ہونگی اور چالیس صفیں سب پیغمبروں کی اُمت
کی ہونگی پھر اُسوقت حضرت اسرافیلؑ کو خالق بیچگون کا حکم ہو گا کہ تم خوش الحانی سے میری حمد و ثنا
پڑھ کر اُمت محمدیؐ کو سناؤ اور حضرت داؤد علیہ السلام کو بھی اذن ہو گا کہ تم بھی آواز خوش گلو سے
میری حمد و ثنا سب کے آگے گاؤ جسوقت حضرت داؤد اور حضرت اسرافیل علیہما السلام حمد و ثنا
پڑھنے لگین گے تو سب مومنین صادقین ذوق و شوق میں آکر رونے لگین گے پھر ایک ٹھنڈی ہوا خوشبودار
ساق عرش سے چلیگی پس ایکبار اُس ہوا کے چلتے ہی سب مومنین کے کپڑے اور چہرے مشک افشان
ہو جائینگے اور وہیں نور کی تجلی نظر آئیگی اور اپنے پروردگار کا دیدار بیچون و بیچگون دیکھین گے
اُسوقت کوئی کسیکا حائل نہ ہوگا اور ہر شخص اپنے مطالب دلی کو بطور راز نہانی کے عرض کرے گا
اور جواب اُسکا جناب باری سے عیان اور آشکار سنے گا پھر فرشتونکو حکم ہو گا کہ اُنکو شراب طہور پلاؤ
پھر اُسکو پیتے ہی دیدار الٰہی کے دیکھنے والے ایسی لذتون اور نعمتون میں مستغرق ہونگے کہ سب
مزے بہشت کے اُن کی نظرون میں پھیکے پڑ جائینگے نہ حور کا خیال رہے گا نہ قصور کا پھر وہان سے
اہل دیدار جب اپنے اپنے مکانوں کیطرف پلٹین گے تو راہ میں ایک بازار خوش اطوار ملے گا
اُسمین اچھی اچھی صورتیں خوبصورت اور نفیس چیزیں پاکیزہ موجود ہونگی جس چیز پر دل چلے گا
ملائکہ لا کر حاضر کرینگے غرضکہ جب لوگ اپنے اپنے مکانون میں داخل ہون گے حورین اور
بیبیان اُنکی شکل و شباہت دیکھ کر بھوچک سی رہ جائینگی اور تعجب کر کے کہیں گی کہ اللہ اکبر
چشم بد دور آج تو آپ کا جمال بہت باکمال نظر آیا اس کا کیا سبب ہے ایسی تمہاری
شکلیں آگے نہ تھیں تم کو مبارک ہو جیو اور ہر روز احسن و جمال بڑھتا رہے بہشتی
لوگ جواب دین گے کہ دیدار خدا کا باعث زیادتی ہمارے حسن و جمال کا ہے نہیں تو شعر

ذرے کو کیا ہے تاب کہ ہو مثل آفتاب خورشید بے زوال سے یہ کچھ ہے کاب و تاب

پھر کبھی کبھی جناب اقدس واعلیٰ بہشتیوں کو مکانوں کے اندر تجلے سے متجلے اور کلام عنایت انجام سے
انکو مشرف کیا کرے گا روایت ہے کہ کسی کو سال بھر کے بعد اور کسیکو ساتویں روز اور کسی کو
ہر رات دن میں دو بار دیدار عطا ہوگا حدیث میں آیا ہے کہ جو کوئی فجر اور عصر کی نماز با خشوع و
خضوع پڑھے اُسکو ان دونوں وقتوں میں دیدار ہوا کریگا اور حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ
علیہ فرماتے ہیں کہ اولیاء اللہ جو یہاں ہر وقت اور ہر دم اللہ تعالےٰ کے حضور میں لونڈی اور غلاموں کی
طرح حاضر رہتے تھے اور جنتی ہر لحظہ خدا کے ذکر اذکار میں مشغول رہتے ہیں۔ ان سے کسی
ہنج کا پردہ نہ ہوگا۔ اگر ان کو ایک لمحہ دیدار نہ ہوگا تو وہ لوگ ایسا تڑپین گے جیسا دوزخی بہشت کے
جانے کے واسطے تڑپین گے اور فرشتوں کو بھی دیدار ہوگا لیکن بعضے کہتے ہیں کہ سوا حضرت
جبرئیل علیہ السلام کے کسی اور فرشتے کو دیدار نہ ہوگا مگر بیہقی رح نے عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما
سے نقل کیا ہے کہ جب اُمت محمدی وغیرہم دولتِ دیدار سے مشرف ہو کر اپنے اپنے مکانون
کیطرف چلیں گے تو ملائک صف باندھ کر رکوع وسجود میں مشغول ہونگے اُنکو اسی حال میں تجلی
عنایت ہوگی اور عورتوں کو دیدار الٰہی ہونیمیں اختلاف ہے بعضے علما قائل ہیں اور بعضے منکر
واللہ اعلم روایت ہے کہ جب اہل بہشت کو اسی ہزار برس گذر جائینگے ایک روز میں تجلے
کے وقت حکم ہوگا کہ اے میرے بندو اب تمکو کسی طرح کی آرزو باقی ہے سب عرض کرین گے
کہ خداوندا تیری عنایت بعنایت سے سب مطلب بر آئے بلکہ اپنے استحقاق سے زیادہ کامیاب
ہوئے حکم ہوگا کہ ساری نعمتوں کا فضل ایک نعمت اپنی خوشنودی کی تمکو عطا کرتا ہوں کہ پھر
میں کبھی تم سے ناراض نہ ہونگا یہ کلام سنتے ہی اہل جنت اس سے بہت خوش ہونگے بلکہ اس وقت
بہشت کی نعمتوں کو بھی بھول جائین گے اور اس مضمون کا شعر عرض کرین گے شعر

مطلب بہشت سے ہے نہ حور و قصور سے ہ موٹے ہے ہمکو کام رضائے حضور سے ؂
اور جنات کا حال یوں لکھا ہے کہ کفار جن مثل کفار بشر کے ہیں وہ ہمیشہ دوزخ میں پڑے رہینگے
اور مسلمان صالح جن بہشت میں تو داخل نہ ہونگے مگر رعا کی طرح آس پاس بہشت کے خیمو نکے اندر
رہینگے لیکن بہشت کے اندر سیر کرنے کو آیا جایا کرینگے مگر دیدار نصیب نہ ہوگا اور جانور کہ حلال ہیں
وہ سب بہشت کی خاک ہو جاینگے مگر وہ جانور کہ خدا کے واسطے ذبح ہوتے ہیں وہ مقام اعلی کی
خاک ہو جاینگے اور وہ جو خدا کے نام سے حاجت انسانی کے لیئے ذبح کئے جاتے ہیں وہ بہشت میں
کمتر مقام کی خاک ہونگے اور حضرت مولانا محمدؐ رفیع الدّین دہلوی ادام اللہ برکاتہم نے
لکھا ہے کہ یہ آسمان ٹوٹ کر بہشتیو نکے واسطے شکر بن جائیگا اور یہ زمین دنیا کی شیرینی بنکر اہل
جنت کے واسطے غذا میں صرف ہوگی روایت ہے کہ اشیائے دنیادی سے چند چیزیں
بہشت میں اچھی اچھی صورتیں بن کر جائینگی اور ہمیشہ رہین گی۔ ایک تو حضرت اسمٰعیلؑ کا
دنبہ اور ناقہ حضرت صالحؑ کا اور کتا اصحاب کہف کا اور کعبہ شریف اور کوہ طور اور بیت المقدس کا
پتھر اور آستن حنانہ اور منبر شریف جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا ان سب کو بہشت
میں معرتع سے لا کر رکھینگے اللہ تعالے سب مومنین و مومنات کو بہشت کے مکان اور
دیدار پاک دکھا دے اور اس مناجات کو قبول فرما دے آمین یارب العالمین

مُناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

الٰہی بحقِ محمدؐ نبی
نہ دوزخ کی تو نار دکھلائیو
مرے بخشند جو خطا و گناہ
کبیرہ صغیرہ سے مجھ کو بچا

مجھے نعمتیں دیجو فردوس کی
مجھے ایسی بینائی دےاے خدا
بہشتو نکی آسان ہو مجھپہ راہ
مرے کام پر دھیان مت کیجیو

مجھے اپنا دیدار دکھلائیو
کہ دن رات دیکھوں میں منظر ترا
مرے دل کو اب صاف کر دے خدا
کرم سے تو اپنے خبر لیجیو!

کہاں مانگنے کا ہے مجکو شعور
جو تیری رضا ہو سو دیجو مجھے
مگر اس رسالے کو ہندی کیا
یہی بس وسیلہ ہے مجھ کو بڑا
مرے اقربا اور بھائی عزیز
محمدؐ کا مجکو دکھاوے مزار
الٰہی پڑھے اس رسالے کو جو

مجھے فضل سے بخشیو اے غفور
گمان نیک رکھتا ہوں تجھ سے آہ
کہ پکڑوں وسیلہ جسے اے خدا
مری اور ہے آرزو اے غفور
رہیں دین و دنیا میں وہ باتمیز
نہ مجھ کو کسی بات کی ہے ہوس
دعا سے کرے یاد فیاض کو
بحق محمدؐ شفیع الورا

دیئے سونپ سب کام میں نے تجھے
کہ تحقیق بخشے گا میرے گناہ
حضور خدا و رسول خدا
رہوں نکرو لیاسے میں دور دور
مری التجا ہے یہ پروردگار
مرا خاتمہ ہووے بالخیر بس
کرکے میں پہونچا اسے لئے خدا

تمت

اعلان

یہ کتاب نیز ہر قسم کی کتابیں مثلاً عربی فارسی - اردو - گورمکھی و شاستری ۔ منطق ۔ حکمت ۔ صرف ۔ نحو ۔ رمل ۔ نجوم ۔ و ہر قسم کے قرآن مجید مترجم و معرّا ۔ و سیپارہ ہائے ہر قسم ۔ فروخت کیلئے موجود ہیں ۔

ملنے کا پتہ

ملک دین محمد اینڈ سنز پبلشرز و تاجران کتب کشمیری بازار بل روڈ لاہور

میلاد شریف

اشاعت منزل لاہور

میلاد دین محمدی	ایک روپیہ
مناقب خلفائے راشدین	ایک روپیہ
مولود رحمت الرحیم	۵۰ نئے پیسے
باغ کلامِ اکبر	۵۰ نئے پیسے
گلستانِ اکبر	۵۰ نئے پیسے
گلزارِ اکبر	۵۰ نئے پیسے
زیورِ ایمان	۵۰ نئے پیسے
مولودِ شہید	۶۲ نئے پیسے
مولودِ دلپذیر	۵۰ نئے پیسے

(ناشران)

ملک دین محمد اینڈ سنز لاہور

اسلامیات

اشاعت منزل لاہور

کیمیائے سعادت اردو	مترجم عنایت اللہ	دس روپے
کشف المحجوب مجلد	مولوی محمد حسین	چھ روپے
حجۃ اللہ البالغہ	عبدالحق دہلوی	بارہ روپے
بہشتی زیور مدلل	اشرف علی تھانوی	بارہ روپے
بہشتی زیور مجلد	" "	چھ روپے
قصص الانبیا کلاں مجلد		چھ روپے
تذکرۃ الاولیاء		چار روپے
پاکستان سے دیارِ حرم تک	نسیم حجازی	تین روپے

(ناشران)

ملک دین محمد اینڈ سنز لاہور